عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

انٹرنیشنل

WEEKLY KHATME NUBUWWAT INTERNATIONAL

جلد ۷ — شمارہ ۲۱

بھارت میں ردّ قادیانیت کے مشہور مناظر مولانا اسماعیل کٹکی سے ایک انٹرویو

تاجدار ختم نبوت کی پیاری پیاری باتیں

بلغ العلیٰ بکمالہ

کشف الدجیٰ بجمالہ

مسلمان بھائی کے حقوق

حسنت جمیع خصالہ

صلوا علیہ وآلہ

کراچی حیدرآباد اور اندرونِ سندھ کے حالیہ فسادات — تخریب کار کون؟

قلم برداشتہ

ندیم زنجپور لگھور (خوشاب)

عین ایمان ہے

محمد پہ نچھاور جان کرنا عین ایمان ہے !

انہی کی عزت وحرمت پہ مرنا عین ایمان ہے

وہی تو خاتمِ کل انبیاءؐ مولائے کلؐ اور شافع محشرؐ

انہیں کے دامنِ رحمت سے جڑنا عین ایماں ہے

بھٹکتا ہی رہے گا ان کا دامن جس نے بھی چھوڑا

کہ ان کی سنتِ اطہر پہ چلنا عین ایماں ہے

گر ان کے بعد کوئی بھی کرے دعوئے نبوت کا

وہ ہے ملعون اس کا سر کچلنا عین ایماں ہے

مرے دل میں فروزاں شمع ہے ختمِ نبوت کی :

اسی کے واسطے جلنا پگھلنا عین ایماں ہے

رہِ عشق ومحبت میں، بڑے طوفان اٹھتے ہیں

تو ہنستے کھیلتے ان سے نکلنا عین ایماں ہے

کوئی ہو قادیانی یا ہو ذکری اور پرویزی :

تو ایسے فتنہ بازوں کو کچلنا عین ایماں ہے

ترانہ گاؤں گا میں دار پہ ختمِ نبوت کا

سرِ مقتل بھی اس کا ذکر کرنا عین ایماں ہے

ندیمؔ ان کا ہوں پروانہ ، کہے کچھ بھی کوئی مجھ کو !

غمِ عشقِ محمد میں تڑپنا عین ایماں ہے !

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

کراچی

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۷ — ۱۶ تا ۲۲ ربیع الاول ۱۴۰۹ھ بمطابق ۲۸ اکتوبر تا ۳ نومبر ۱۹۸۸ء — شمارہ نمبر ۲۱

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

فون : ۷۱۱۶۷۱

LONDON OFFICE

35 STOCK WELL GREEN

LONDON SW9 9 HZ U.K.

Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ - /۱۰۰ روپے ـــ ششماہی - /۷۵ روپے

سہ ماہی - /۵۰ روپے ـــ فی پرچہ - /۳ روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ ـــ ۴۲۵ روپے

افریقہ ـــ ۳۷۵ روپے

یورپ ـــ ۳۷۵ "

ایشیا ـــ ۳۷۵ "

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمن صاحب مدظلہ ـــ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ـــ پاکستان

مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ـــ برما

حضرت مولانا محمد یونس صاحب ـــ بنگلہ دیش

شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ـــ متحدہ عرب امارات

حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ـــ جنوبی افریقہ

حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ـــ برطانیہ

حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ـــ کینیڈا

حضرت مولانا سعید انگار صاحب ـــ فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ـــ عبدالرؤف

گوجرانوالہ ـــ حافظ محمد ثاقب

سیالکوٹ ـــ ایم عبدالرحیم شکرگڑھ

مُری ـــ قاری محمد اسداللہ عباسی

بہاولپور ـــ محمد اسماعیل شجاع آبادی

سکھر ـــ دین محمد فریدی

جھنگ ـــ غلام حسین

ٹنڈو آدم ـــ محمد راشد مدنی

پشاور ـــ مولانا نورالحق نور

لاہور ـــ طاہر رزاق، مولانا کریم بخش

مانسہرہ ـــ سید منظور احمد شاہ آسی

فیصل آباد ـــ مولوی فقیر محمد

لیّہ ـــ حافظ خلیل احمد کروڑ

ڈیرہ اسماعیل خان ـــ محمد شعیب گنگوہی

کوئٹہ بلوچستان ـــ فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی

شیخوپورہ/ننکانہ ـــ محمد متین خالد

ملتان ـــ عطاء الرحمان

سرگودھا ـــ حافظ محمد اکرم طوفانی

حیدرآباد (سندھ) ـــ نذیر احمد بلوچ

گجرات ـــ چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر ـــ قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین ـــ راجہ حبیب الرحمن • کینیڈا ـــ

امریکہ ـــ چوہدری محمد شریف گوندل • ڈنمارک ـــ محمد ادریس • ٹورنٹو ـــ حافظ سعید احمد

دوبئی ـــ قاری محمد اسماعیل • ناروے ـــ میاں اشرف جاوید • ایڈمنٹن ـــ عامر رشید

ابوظہبی ـــ قاری وصیف الرحمن • افریقہ ـــ محمد زبیر افریقی • مونٹریال ـــ آفتاب احمد

لائبیریا ـــ ہدایت اللہ شاہ • مارشس ـــ محمد اخلاص احمد • برما ـــ محمود یوسف مظاہری

باربڈوس ـــ اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ ـــ اسماعیل ناخدا •

سوئٹزرلینڈ ـــ اے۔ کیو۔ انصاری • ری یونین فرانس ـــ عبدالرشید بزرگ •

برطانیہ ـــ محمد اقبال • بنگلہ دیش ـــ محی الدین خان •

ایڈیٹر و پبلشر : عبدالرحمن یعقوب باوا ـــ طابع : سید شاہد حسن ـــ مطبع : اتحاد پرنٹنگ پریس ـــ مقام اشاعت : ۲۰/ اے سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی ۳ •

کراچی حیدرآباد اور اندرون سندھ کے حالیہ فسادات تخریب کار کون؟

پاکستان مختلف قومیتوں اور مسلمانوں کے مختلف فرقوں کا مجموعہ ہے قومیتوں اور مسلم فرقوں کے درمیان جو اختلافات ہیں وہ کبھی کسی سے ڈھکے چھپے نہیں یہ قومیتیں اور فرقے پہلے بھی یہاں موجود تھے لیکن چند سال سے قتل و خونریزی کی جو ریت چل نکلی ہے اس کی نظیر سابقہ دور میں نہیں ملتی. پاکستان خصوصاً حیدرآباد اور کراچی میں ہونے والے خونی فسادات نے بھارت میں ہونے والے ہندو مسلم فسادات کو بھی مات کر دیا ہے۔

یوں تو کراچی اور حیدرآباد پہلے بھی خونریز فسادات کی لپیٹ میں آتے رہے ہیں لیکن حالیہ ہنگاموں نے سابقہ تمام ریکارڈ مات کر دیئے ہیں ان ہنگاموں کی ابتداء لانڈھی ایریا جیکب لائن (جو قائداعظم سے ملحق علاقہ ہے) سے شروع ہوئی، جہاں کم و بیش بیس افراد جاں بحق ہوئے اخباری رپورٹروں سے ظاہر ہے کہ یہاں نقاب پوشوں کا ایک گروہ جو بغیر نمبر پلیٹ کی موٹر سائیکلوں اور کاروں میں سوار تھا. فائرنگ کرتے ہوئے فرار ہوگیا جس سے فسادات شروع ہو گئے. بعد میں ایسا ہی نقاب پوش گروہ حیدرآباد میں سرگرم عمل ہوگیا جہاں آن واحد میں لاشوں کے ڈھیر لگ گئے. ہر گھر ماتم کدہ بن گیا بوڑھے اور جوان ہی نہیں عورتیں اور ننھے منے معصوم بچے بھی تخریب کاروں کے ظلم و ستم کا نشانہ بن گئے۔

سوال یہ ہے کہ کیا یہ تخریب کار ڈاکو ہیں؟ ہمارے خیال میں یہ لوگ ڈاکو نہیں. اگر ایسا ہوتا تو چند گھروں یا چند افراد کو لوٹ کر اپنا مقصد حاصل کر لیتے اور بھاگ جاتے. تو پھر کیا یہ کسی سیاسی جماعت کے کارکن ہیں؟ ہمارے خیال میں ایسا بھی ہرگز نہیں کیونکہ سیاسی جماعت نے بہرحال عوام سے رابطہ قائم کرنا ہے اور کوئی سیاسی جماعت عوام کی دشمنی ہرگز ہرگز مول نہیں لے سکتی. اس لئے نہیں کہا جا سکتا کہ حالیہ ہنگاموں میں سیاسی جماعتیں ملوث ہوں جب یہ ڈاکو بھی نہیں سیاسی جماعتوں کے کارکن بھی نہیں تو پھر آخر کون ہیں یہ؟

پاکستان ایک اسلامی مملکت ہے یہاں کی اکثریت مسلمان ہے مسلمانوں نے بے پناہ جانی و مالی قربانی دے کر یہ ملک حاصل کیا تھا جبکہ یہاں پر موجود اقلیتیں یہ نہیں چاہتی تھیں کہ مسلمانوں کی کوئی علیحدہ مملکت قائم ہو. بعض مسلم جماعتوں کو یہ تو اختلاف تھا کہ اسلامی مملکت کی حدود کیا ہوں اور کون کون سے علاقے شامل ہوں لیکن اسلامی مملکت کے قیام پر سب کا اتفاق تھا البتہ یہاں پر موجود اقلیتی مذاہب علیحدہ اسلامی مملکت کے قیام سے متفق نہ تھے. ان میں ہندو، عیسائی، سکھ، قادیانی سب شامل ہیں اور یہ سب قیام پاکستان کے خلاف تھے لیکن ان سب میں سرفہرست قادیانی تھے اس لئے کہ پاکستان کے قیام سے ان کے چہیتے اور جھوٹے مدعی نبوت مرزائے قادیانی علیہ اللعنۃ کی جنم بھومی قادیان جسے وہ ارض حرم یعنی کعبۃ اللہ کا درجہ دیتے ہیں. ان کے ہاتھ سے نکل رہا تھا اس لئے انہوں نے پاکستان بننے کی مخالفت کی پھر گورداسپور کو پاکستان سے الگ کرایا تاکہ تمام قادیانی جن کا گورداسپور سے تعلق تھا وہ وہیں رہ سکیں۔

دوسری طرف سے مرزا محمود نے جو قادیانیوں کا دوسرا نام نہاد خلیفہ تھا الہام اور خواب گھڑنے شروع کر دیئے اس نے ایک اخبار میں کہا اول تو پاکستان بننے کا نہیں اگر بن گیا تو ہم دوبارہ اسے متحد کرنے کی کوشش کریں گے اس کے بعد اس نے اپنا گھڑا ہوا خواب سنایا کہ گاندھی جی آئے اور میرے ساتھ پلنگ پر سو گئے جس کی تعبیر اس نے یہ گھڑی کہ پاکستان بنے گا تو سہی مگر دوبارہ اکھنڈ بھارت بن جائے گا۔

لیکن جب پورے پنجاب کے حالات دگرگوں ہو گئے لوٹ مار اور قتل و غارت گری کا سلسلہ چل نکلا۔ تو قادیان جس کا قادیانیوں کے نزدیک الہامی نام "دارالامان" ہے وہ بھی متاثر ہونے لگا تو مرزا محمود (مرزا طاہر کا والد) برقعہ پہن کر وہاں سے بھاگا اور پاکستان پہنچ گیا۔ (مرزا خاندان میں خفیہ طریقے سے بھاگنا سنت ہے مرزا محمود کا بیٹا اور قادیانیوں کا موجودہ پیشوا مرزا طاہر بھی پاکستان سے انتہائی خفیہ طریقے سے بھاگ کر لندن گیا) مرزا محمود یہاں پہنچ کر نچلا نہیں بیٹھا اور اس نے اپنے الہام اور خواب کو پورا کرنے کے لئے سازشیں شروع کر دیں۔ سر ظفر اللہ جس نے وزارت خارجہ کا قلمدان سنبھال لیا تھا۔ مرزا محمود کے اشاروں پر ناچنے لگا۔ جس نے اہم اور حساس عہدوں پر چن چن کر قادیانیوں کو بھرتی کیا بیرون ممالک تمام سفارت خانے قادیانی تبلیغ کے اڈے یا جماعت کے دفتر بن گئے جس کے نتیجہ میں ۱۹۵۳ء کی تحریک چلی جس میں قادیانیوں اور قادیانی فوجی افسروں نے مل کر ۱۵ سے ۲۰ ہزار مسلمانوں کو شہید کیا

وطن عزیز پاکستان کی سالمیت و استحکام پر قادیانیوں کا یہ پہلا حملہ تھا۔ ملک میں مارشل لاء کی ابتداء قادیانی سازش کے تحت ہی ہوئی۔ دوسرا حملہ ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ اسٹیشن پر کیا جس میں مرزا طاہر کی قیادت میں قادیانی غنڈوں نے نشتر میڈیکل کالج ملتان کے نہتے طلباء کو بری طرح زخمی کیا۔

قصہ مختصر یہ کہ وہی مرزا طاہر (جس نے ۲۹ مئی کو طلباء پر حملہ کرایا تھا) اپنے بھائی مرزا ناصر کی ہلاکت کے بعد قادیانی جماعت کا پیشوا بن گیا۔ مرزا طاہر علم سے تہی دامن اور فطرتاً غنڈہ ہے۔ اس نے اقتدار سنبھالتے ہی اپنے آنجہانی باپ مرزا محمود کے نقش قدم پر چلنا شروع کر دیا اور اکھنڈ بھارت کے خواب یا الہام کی تکمیل کے لئے فرقان بٹالین جسے اب خدام الاحمدیہ کا نام دیا گیا ہے کے رضا کاروں کو لگا دیا اندرون سندھ حیدر آباد اور کراچی میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ سب فرقان بٹالین کے کارندوں کی کارستانی ہے

قادیانی پیشوا مرزا طاہر کے فرار کے بعد ہی سندھ کے حالات خراب ہوئے ہیں ورنہ اس سے پہلے حیدر آباد کراچی اور اندرون سندھ میں اس قسم کے فسادات بہت کم رونما ہوتے تھے۔ یہ بھی اس وقت ہوئے جب مرزا طاہر نے کہا۔

۱۔ سندھ میں افغانستان کے حالات پیدا ہو جائیں گے۔

۲۔ طبل جنگ بج چکا ہے

۳۔ تمام قلعوں کو سر کرتے چلے جانا آپ کا نصب العین ہے۔

۴۔ بلند ترین برجوں پر احمدیت کے جھنڈے گاڑ دو۔ (فرقان بٹالین کے نام پیغام کا خلاصہ)

۵۔ سو نظام عالم بدل کے رکھ دیں نظام نو کے ستون بن کر

جو کہیں خدام احمدیت مرا کنایہ مرا اشارہ ! (سوونیئر ۱۹۸۷ء صفحہ ۴۳)

مذکورہ شعر میں اشارے کنایے کا کیا مطلب ہے یہ وہی سمجھ سکتے ہیں جنہیں شعر و شاعری کا ذوق ہے۔ اشارے اور کنایے میں فرقان بٹالین (خدام الاحمدیہ) کو ہدایات دی جا رہی ہیں کہ وہ پورے کا پورا نظام بدل کر رکھ دیں اور بلند ترین برجوں پر قادیانیت کے جھنڈے گاڑ دیں۔ مرزا طاہر کا پیغام بالکل اسی طرح ہے۔ جیسے کسی فوج کا کمانڈر حالت جنگ میں ہدایات دیتا ہے۔ اس لئے ہماری شروع دن ہی سے یہ رائے ہے کہ پاکستان خصوصاً کراچی، حیدر آباد اور اندرون سندھ جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ سب فرقان بٹالین کی کارستانی ہے جہاں تک حیدر آباد اور کراچی کے حالیہ ہنگاموں کا تعلق ہے تو ان کے بارے میں بھی ہمارا یہ خیال ہے کہ یہ مرزا طاہر کے اشارے پر ہی ہوئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مرزا طاہر نے ابھی چند دن پہلے مبینہ طور پر ایک بیان میں کہا تھا کہ :

۱۔ پاکستان میں الیکشن نہیں ہوں گے۔

۲۔ امریکہ پاکستان کی امداد بند کر دے گا۔

جہاں تک امریکی امداد کا تعلق ہے۔ تو مرزا طاہر سمیت پوری قادیانی لابی امریکی امداد بند کرانے کے لئے سر توڑ کوشش کر رہی ہے۔ ممکن ہے امریکہ نے قادیانیوں کو امریکی امداد بند کرنے کی یقین دہانی کرا دی ہو۔ لیکن جہاں تک انتخابات کا تعلق ہے۔ تو صدر غلام اسحٰق خان، وفاقی و صوبائی وزراء حتیٰ کہ فوج کے چیف آف اسٹاف جناب جنرل مرزا اسلم بیگ سب ہی انتخابات کرانے کی یقین دہانی کرا چکے ہیں ایسے میں مرزا طاہر کا یہ کہنا کہ الیکشن نہیں ہوں گے ضرور کوئی پس منظر رکھتا ہے۔ ہمارے خیال میں الیکشن صرف اسی صورت میں ملتوی ہو سکتے ہیں۔ جب امن عامہ کی صورت حال بگڑ جائے اور اس بگاڑ میں یقیناً قادیانی نقاب پوش کمانڈوز کا ہی ہاتھ ہے جن کی معاونت سندھ میں موجود چند وڈیرے بھی کر رہے ہیں۔

مظلوم

وطنِ عزیز پاکستان میں "اسلام" مسلمان اور خود وجودِ پاکستان بھی مظلوم ہے۔

پاکستان میں اسلام اور وجودِ پاکستان اور مسلمان کے دامن پر ظلم و تشدد ہوتے ہوئے دیکھنے کی کروڑوں اشکبار اور گرد آلود آنکھیں گواہ موجود ہیں کہ نفاذِ اسلام و تعمیرِ پاکستان کی سعی و کوششیں تو درکنار نفاذِ اسلام کی سچی آرزو اور تعمیرِ پاکستان کی پختہ جستجو رکھنے والے دلوں کو چشمِ اغیار کے مخصوص اشاروں پر اس طرح ستایا اور تڑپایا گیا کہ اغیار پروری کی اس سے بڑی مثال ڈھونڈنے سے بمشکل ملے گی نفاذِ اسلام کی کوشش کو آگے بڑھانے کی بجائے پاکستانی آمروں کا شرعی دفعات کا مذاق اڑانا ایک مشغلہ بن گیا ہے تعمیرِ پاکستان کی پُرعزم جستجو کو منافقت و تعصب پسندی کے نشے میں ڈوب کر ملک دشمنی مشہور کر کے غدارِ وطن اور ضمیر فروشوں کی پاکستانی وڈیروں نے خود تحفظِ دنیا فرض عین سمجھ لیا اس داستانِ درد و الم کی طوالت کو یہ مختصر شمارہ اپنے چھوٹے سے اُجلے دامن میں سمونے سے قاصر ہے۔

مختصراً یہ عرض ہے کہ پاکستان کے باسی تعمیرِ پاکستان میں جان و مال عزت و آبرو سب کچھ قربان کر دینے والے مسلمانوں کی جان و مال و آبرو کا یہاں کتنا تحفظ کیا جاتا ہے بلکہ ان مسلمانوں میں سے بھی ایک مخصوص طبقے یعنی علمائے حق کی مظلومی آپ کی نظر سامنے لانا چاہتا ہوں۔

سازشِ اغیار میں ملوث بے ڈھنگی چالیں چلنے والے متعصب لوگوں نے علمائے حق کے جلا بخش دامن پر ایسے حقیر القاب فٹ کرنا چاہے کہ تاریخ و لغت میں ان سے گندے الفاظ ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتے۔ تہمت و الزام تراشی بے ہودہ گالیوں کی ایسی بوچھاڑ کی کہ اغیار کی فحاشی بھی اس منظر کو دیکھ کر شرما گئی دامنِ انصاف نے سر راہ جھولی پھیلائی لیکن مصنوعی منصفوں کی آنکھیں پر سیاسی سٹہ بازی و باطل نوازی سے پروف کیے چشمے نہ اتر سکے۔

علمائے دین سے ان لوگوں کی نفرت کی دو وجوہات سمجھ میں آئیں۔

نمبر ۱ چشمِ اغیار و دولت کی چمک پر آنکھیں بند کر کے جہالت کے تاریک گڑھے میں گر جانا۔

نمبر ۲ پہلے نظریات قائم کر کے پھر مسئلہ کا حل تلاش کرنا۔ اگر کسی مولوی صاحب نے مسئلے کا حل قائم کردہ نظریے کے مطابق حق بتلایا تو وہ مولوی صاحب حافظ قاری فاضل علامہ خطیب کبھی کچھ ہے اور اگر قائم کردہ نظریات کے خلاف مسئلے کا حل کسی عالمِ دین نے بتلایا تو پھر فتنہ ساز زر خرید ملاں وطرح طرح کے پُرتعفن القاب اس کو دیے جائیں گے حالانکہ حق و انصاف تو یہ ہے کہ انسان مسئلے کا کسی مستند عالمِ دین سے حل پوچھے پھر اس کی روشنی میں اپنے نظریات قائم کرے لیکن یہ ہرجائی لوگ پہلے اپنا نظریہ قائم کر لیتے ہیں پھر مسئلے کا حل اس کے خلاف نکلنے پر دین و علمائے دین کے خلاف اپنے ضد کی بن و جہالت بھرو تعصب کو استعمال کرنا جہاد سمجھ کر خوب شور شرابا کیا جاتا ہے یہ لوگ ذرا ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ مستند علمائے کرام ہمارے محسن ہیں یا دشمن ایک چھوٹی سی مثال سمجھئے کہ آپ کے بچے کی پیدائش پر مولوی صاحب ہی نومولود کے کانوں میں اذان و تکبیر پڑھ کر خوشخبری سناتا ہے کہ اب نومولود مبارک ہر نو مسلمان کے گھر کی زینت بنا پھرا ہے وہ نفل شعور ملنے پر مولوی صاحب ہی دینی تعلیم دیتا ہے حلال حرام اور پاک ناپاک کا فرق سمجھاتا ہے مولوی صاحب ہی قرآن و سنت کی روشنی میں محبوب کی ہر مقدس ادا میں سکھاتا ہے کہ انسان کا بیدار و ملازمت کاشتکاری اور مزدوری کھانا پینا اٹھنا بیٹھنا سب حرکات عبادات میں شمار ہو کر درجات کی بلندی و مغفرت کا ذریعہ بنتی ہیں پھر آپ کا لاڈلا بچہ جب جوان ہوتا ہے تو اس کی مست جوانی کو شرعی نکاح کے ذریعے لگام ڈال کر گناہوں سے بچنے کی ترکیب نکالتا ہے پھر مرنے کے بعد اس کی میت پر اس کے لئے اس کے عزیز و اقارب کے لئے حتیٰ کہ تمام مسلمانوں کے مردوں زندوں حاضر و غائب چھوٹے بڑے مرد و عورت ہر ایک کے لئے دعائے مغفرت و دعائے خاتمہ بالخیر کرتا ہے اگر کسی نے کسی مستند عالم کی تلقین پر کسی صدقہ جاریہ پر اپنا مال لگا دیا تو اس کے مرنے کے بعد اس کا ثواب پہنچنے کا سبب بھی مولوی صاحب کی ذات ہی بنی اتنے محسن و غم خوار کو گالیاں دینے والا طعن و الزام سے گھائل کرنے والا کتنا بڑا مجرم ہے۔

ہر مومن مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نئے نبی و نبوت نے نہیں آنا اور فخرِ رسل آقائے دو جہاںؐ کے علم کے وارث اس امت کے علمائے حق ہیں جن علمائے حق کی سادگی و کشادہ دلی تقویٰ و فتویٰ شرافت و مروت عاجزی و انکساری جمال و جلال قول و فعل کوئی سا روپ بھی ان کا ہمیں پسند نہیں ان کی کوئی بھی ادا ہمارے نظریات ساز دل کو نہیں بھاتی پھر کھوکھلی مسلمانی کا دعویٰ کرنے والے بتائیں کہ نبوت کا دفتر بند ہو چکا ہے صاحبِ نبوت کے وارثوں پر بھی ہمیں اعتماد نہ رہے پھر کہاں جاؤ گے کیا دینی تعلیم مذہب بیچنے والوں سے خود پسند تحویلیں ترشوا کر مذہب کی بجروح حالت خریدو گے یا اپنی مسلمانی کا سرٹیفکیٹ نعوذ باللہ کسی مندر و کلیسا سے لینا چاہتے ہو علمائے حق کے ان مبارک سروں پر جن پر وراثتِ انبیاء کی مقدس دستار بندھی ہو تمہیں ان پر الزام لگاتے شرم نہیں آتی تھوڑے اچھے ہیں یا زیادہ اب مذہبی مسائل کا حل تو انہی سے کرانا ہو گا کیونکہ معاشرے کی اصلاح و فلاح اب انہی کے ذمے ہے معاشرے کی اصلاح کے لئے

باقی صفحہ ۲۹ پر

تاجدارِ ختمِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری پیاری باتیں

مولانا عبدالعزیز ۔۔۔۔ اسلام آباد

پیارے کام

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بازار جاتے اور کچھ خریدتے نہ تھے کسی نے پوچھا! حضرت کیوں بازار جاتے ہیں جب کہ خریدتے نہیں تو فرمایا: میں ہر ایک پر سلام کر کے نیکیاں کماتا ہوں۔

سلام کے آداب

سلام سوار پیدل کو، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو، تھوڑے آدمی زیادہ کو، چھوٹا بڑے کو کرے، سکھانے کے لئے بڑے چھوٹوں کو سلام کر لیا کریں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے، نیز گھر میں داخل ہوں تو گھر والوں کو سلام کرے، کسی محفل سے اٹھے تو سلام کرے، سلام کے لئے یہ ضروری نہیں کہ جان پہچان ہو بلکہ اتنا معلوم ہو کہ مسلمان ہو، کوئی غیر مسلم ہے تو سلام میں ابتداء کرنے سے پرہیز کریں، اگر وہ سلام کرے تو صرف وعلیکم کہیں۔

سلام میں مصافحہ کرنا حدیث سے ثابت ہے اور باعث ثواب و مغفرت ہے۔ اگر کوئی دور سے آئے تو معانقہ بھی کیا جا سکتا ہے۔

پہلوان کون؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلوان وہ نہیں جو دوسروں کو گرا تا پھرے بلکہ پہلوان وہ ہے جو اپنے نفس کو غصے کے وقت قابو میں رکھے۔ غصہ ایک فطری طبعی امر ہے، اگر اس پر کنٹرول کیا تو اچھی چیز ورنہ سم قاتل ہے۔ بے جا غصہ۔ جسم، معاشرتی زندگی، گھریلو زندگی تینوں کے لئے نقصان دہ ہے۔ غصیلا انسان بات بات پر گرجتا ہے اور زندگی کو روگ لگا لیتا ہے، اور معاشرہ میں بھی اپنا مقام کھو بیٹھتا ہے۔

واقعہ

حضرت زین العابدینؒ وضو کرنا چاہتے ہیں، سخت سردی ہے لونڈی گرم پانی لے کر آئی، ابھی ٹھنڈا پانی ملا نہ پائی تھی کہ وہ گرم پانی حضرت زین العابدین پر گر گیا تو حضرت کو غصہ آ گیا۔ لیکن لونڈی نے قرآن پاک کی آیت پڑھی والکاظمین الغیظ اللہ والے غصہ پی جاتے ہیں تو حضرت نے فرمایا، غصہ پی لیا۔ لونڈی نے آیت کا اگلا حصہ پڑھا والعافین عن الناس: وہ لوگوں کو معاف بھی کرتے ہیں۔ فرمایا معاف کر دیا۔ لونڈی نے پھر اگلا حصہ پڑھا واللہ یحب المحسنین: اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتے ہیں۔ فرمایا: جاؤ آزاد بھی کر دیا۔ کہاں غصہ اور کہاں لونڈی کو آزاد کرنا۔ کیا ہم بھی نوکروں ملازموں کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں۔ ان کی غلطیوں کو معاف کرتے ہیں۔ اس لئے فرمایا: اصل پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھے۔ غصہ ٹھنڈا کرنے کے لئے اولاً اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم پڑھے پھر ٹھنڈا نہ ہو، اپنی ہیئت بدل دیں، کھڑے ہوں تو بیٹھ جائیں، بیٹھے ہوں تو لیٹ جائیں، اگر پھر بھی ٹھنڈا نہ ہو تو وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھ لیں۔

س: آیا کسی وقت غصہ کرنے کی اجازت بھی ہے؟

ج: جی ہاں! بیوی بچے نماز نہیں پڑھتے، برے کاموں میں مشغول ہوں تو اس پر غصہ کرنا ضروری ہے اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے آمین، ثم آمین

مومن کی عجیب شان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کی شان بڑی عجیب ہے اس کے تمام کاموں میں بھلائی اور خیر ہے اور یہ شان صرف مومن کی ہے، اگر خوشی اور راحت میسر ہو تو شکر کرے، اس میں اس کے لئے بہتری اور خیر ہے۔ اگر تکلیف آئے تو صبر کرے، اس میں بھی اس کے لئے بہتری اور خیر ہے۔ (مسلم)

انسان پر زندگی میں دو قسم کی حالتیں آتی ہیں (۱) خوشی و راحت چین و سکون (۲) مصیبت و تکلیف پریشانی و غم۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں حالتوں کے لئے دو عمل بتائے، ان کے کرنے سے دونوں صورتوں میں اجر و ثواب ملتا ہے۔ پہلی صورت میں شکر کرے۔

شکر کے معنیٰ و مطلب:۔ شکر کے لغوی معنیٰ قدردانی کے ہیں، شکر دل، زبان اور اعضا تینوں سے ہوتا ہے۔ زبان کا شکر یہ کہ اللہ کی حمد و ثنا بیان کی جائے۔ دل کا شکر یہ کہ اللہ کی نعمتوں کی قدردانی کرے۔ اعضا کا شکر یہ کہ اللہ کے احکامات کی تعمیل کریں۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ

شکر کے ثمرات:۔ شکر کرنے سے نعمتوں میں اضافہ اور اجر و ثواب بھی ملتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے (ترجمہ) اگر تم شکر کرو گے تو اور زیادہ دوں گا، ناشکری کرو گے تو میرا عذاب بہت سخت ہے۔

صبر کا معنیٰ و مطلب:۔ صبر کے لغوی معنیٰ برداشت کرنے اور روکنے کے ہیں، علماء نے صبر کی تین قسمیں بیان کی ہیں۔ (۱) صبر علی الطاعات یعنی اچھے کاموں پر جمے رہنا (۲) صبر عن المعصیۃ یعنی برے کاموں سے نفس کو روکنا۔ صبر فی الشدائد یعنی تکالیف اور مصیبتوں میں اللہ کی رضا و قضا پر راضی رہنا۔

صبر کے ثمرات:۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب۔ القرآن بے شک صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر ملتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْن ۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

س: کسی تکلیف میں رونا صبر کے خلاف ہے؟

ج: رونا اور آنسو بہانا صبر کے خلاف نہیں، زبان سے برے قسم کے الفاظ نکالنا صبر کے خلاف ہے۔

س: کسی کی وفات پر یا تکلیف پر کیا پڑھنا چاہیئے؟

ج: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

منافق

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار باتیں جس میں ہوں وہ پکا منافق ہے۔ اور جس میں ان میں سے کوئی ایک بات ہو تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے جب تک چھوڑ نہ دے۔ (۱) جب امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے (۲) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۳) جب عہد کرے تو اس کو توڑ دے (۴) اور جب جھگڑے تو گالیاں دے۔

اس حدیث میں منافق کی چار نشانیاں بتائیں۔

(۱) امانت میں خیانت کرنا، اس میں یہ بھی شامل ہے کہ انسان کے پاس کوئی حکومت کا عہدہ ہو اور اس کے مطابق عمل نہ کرے اور دفتری چیزوں کو ذاتی کاموں میں استعمال کرنا، کام بات کرنے پر جھوٹ بولنا۔ حدیث میں آتا ہے کہ جب انسان جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو کی وجہ سے رحمت کے فرشتے میلوں دور چلے جاتے ہیں۔ دوسری حدیث میں ہے کہ جھوٹ انسان کو جہنم کی طرف لے جاتا ہے، اور سچائی جنت کی طرف لیجاتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بھی منع فرمایا کہ بچوں کو بہلانے کے لئے کہا جائے آؤ میٹھی چیز دوں اور ہاتھ میں کچھ بھی نہ ہو، اس طرح بچے بچپن میں جھوٹ بولنا سیکھتے ہیں (۳) وعدہ کی خلاف ورزی کرنا۔ قرآن میں ہے کہ اپنے وعدوں اور عہدوں کو پورا کرو، ان کے بارے میں سوال ہوگا (۴) جھگڑے میں گالیاں دینا، جھگڑا خود بری چیز ہے مگر اس میں گالیاں دینا بہت گناہ ہے اور ہمارے ہاں تو گالیاں پیار سے بھی دی جاتی ہیں اور تکیہ کلام کے طور پر دی جاتی ہیں، اس سے بچنا چاہیئے، خصوصاً بچوں پر اس کا بہت برا اثر پڑتا ہے۔

عقلمند کون؟

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کو قابو کرے اور موت کے بعد کی زندگی کے لئے تیاری کرے اور بے وقوف وہ ہے جو نفس کے تابع ہو اور اللہ سے امیدیں وابستہ کرے۔

ہمارے معاشرے میں عقلمندی کا معیار ہر کسی کے نزدیک مختلف ہے، کوئی دولت خوب جمع کرنے کو عقلمندی سمجھتا ہے، کوئی کوٹھی، کار اور زیادہ بنک بیلنس کے حصول میں کامیابی سمجھتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عقلمند وہ انسان ہے جو اپنے نفس سرکش کو قابو میں رکھے کیونکہ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ القرآن۔ یہ نفس آمادہ کرتا ہے انسان کو برائیوں پر یہ نفس ہی کی خواہشات کی بنا پر انسان چوری، جھوٹ، رشوت، ذخیرہ اندوزی، خیانت وغیرہ جیسے اعمال میں مبتلا ہوتا ہے۔ اور جس انسان نے نفس کو قابو کر لیا وہ تمام برائیوں سے محفوظ ہوگیا اور مرنے کے بعد جو ابدی زندگی آنے والی ہے، اس کے لئے تیاری نیک اعمال کیساتھ کرلی۔ یہ عقلمندی ہے۔ بے وقوف انسان وہ ہے جو خود کو نفس کا تابع کر دے اور نفسانی خواہشات پر چلے اور اللہ سے امیدیں رکھے کہ اللہ معاف کرے گا۔ بجا ہے کہ اللہ غفور الرحیم ہے مگر جبار و قہار بھی ہے۔

مصائب اور تکالیف اللہ کی رحمت

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو تھکاوٹ، مرض، مصیبت، حزن، تکلیف، غم، کوئی بھی پہنچے اس سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ کانٹا چبھنا بھی گناہوں کو معاف کرتا ہے۔

(متفق علیہ)

ایک حدیث میں ارشاد ہے، اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں، اس کو تکالیف اور امراض میں ڈال دیتے ہیں۔ انسان کی فطرت ہے۔ راحت، خوشی کو پسند اور تکالیف و مصائب کو ناپسند کرتا ہے، حالانکہ یہ تکالیف اور مصیبتیں انسان کے لئے بڑے فائدے کی چیز ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے "ممکن ہے تم کو کوئی چیز بری لگے، وہ تمہارے لئے بہتر ہو۔ اور ممکن ہے کوئی چیز تم پسند کرتے ہو، وہ تمہارے لئے بہتر نہ ہو۔ اللہ جانتا ہے، تم نہیں جانتے۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کو پسند کرتے ہیں تو اس کے گناہوں کی سزا دنیا میں مصیبتوں، تکلیفوں اور امراض کی صورت میں دیتے ہیں اور اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ جس کو ناپسند کرتا ہے، اس کے گناہوں کی سزا دنیا میں نہیں دیتے بلکہ قیامت میں سزا دیں گے۔

آخرت کا امتحانی پرچہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن آدم کے قدم آخرت یعنی قیامت میں اپنی جگہ سے اس وقت تک ہل نہ سکیں گے جب تک کہ پانچ سوالات کے جوابات نہ دیدے۔ (۱) عمر کہاں گنوائی (۲) جوانی کہاں بوسیدہ کی (۳) مال کہاں سے کمایا (۴) کہاں خرچ کیا (۵) جتنا علم تھا اس پر کتنا عمل کیا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا احسان عظیم ہے کہ اس نے جو قیامت میں سوالات ہوں گے وہ پہلے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے بتلا دیئے تاکہ اس کی تیاری پہلے ہی سے شروع کر دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقولہ ہے حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا۔ اپنا حساب پہلے سے کر لو اس سے قبل کہ تمہارا حساب لیا جائے۔

آج سوچ لیں عمر عزیز کہاں گذری، کہاں

باقی صفحہ ۲۹ پر

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کون تھے؟

قسط ۲

(۲۳) جن کے مذہب کو شیر جلی نے دین اللہ سے تعبیر کیا۔ (نہج البلاغہ صفحہ)

(۲۴) جن کی "یاساریۃ الجبل" والی آواز نے نہاوند میں فوج کو جگا دیا۔

(۲۵) جن کے مکتوب کی برکت سے دریا جاری اور مشرکانہ رسم کا خاتمہ ہوگیا۔ (الفاروق)

(۲۶) جن کی مبارک رائے کے مطابق آیت واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی نازل ہوئی۔ (خلاصۃ التفسیر)

(۲۷) جن کی غیرت کی حمایت میں عورتوں کو پردہ ملا۔ (تفسیر ابن کثیر)

(۲۸) جن کے لفظ مولیٰ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر استعمال کرنے سے آیت ان اللّٰہ ھو مولاہ نازل ہوئی۔

(۲۹) جن کی دعا پر حرمت شراب کا حکم نازل ہوا۔ (تفسیر جلالین)

(۳۰) منافق پر جنازہ پڑھنے کے سلسلے میں جن کی رائے کی تائید وحی الٰہی نے کی۔ (تاریخ الخلفاء)

(۳۱) افک سیدہ عائشہ صدیقہ کے سلسلہ میں سبحانک ھذا بہتان عظیم کہنے پر موافقت قرآن نے فرمائی۔

(۳۲) جن کے مفتوحات اسلام کا رقبہ (۲۲۵۱۰۳) مربع میل تک پہنچ گیا۔

(۳۳) جنہوں نے حسبنا کتاب اللّٰہ کہہ کر ادعائے نبوت پوری فرمائی۔

(۳۴) جن کے جواب نے من یھدہ اللّٰہ فلا مضل لہ کی ترجمانی کی۔

(۳۵) جن کی ہمنوائی اور تصدیق صاحب نبوت نے سکوت فرما کر کی تو اہل بیت نے عملی طور پر فرمائی۔

(۳۶) جن کی غیرت چاردانگ عالم میں مشہور ہوئی۔

(۳۷) صدیق اکبر کے بعد جن کا بلا اختلاف خلافت کے لئے انتخاب ہوا۔ بلکہ افضل الخلق بعد الرسل نے جن کا انتخاب فرمایا۔

(۳۸) جو اپنے دور خلافت میں اگر ایک طرف ایران پر فوجیں بھیج رہے ہیں، قیصر وکسریٰ کے سفیروں سے تبادلہ خیال کررہے ہیں۔ حضرت خالد بن ولیدؓ اور امیر معاویہؓ سے بازپرس کررہے ہیں۔ ایران ومصر کے تمام فاتحین کے نام فرامین جاری کررہے ہیں تو دوسری طرف بدن پر پیوند لگا کرتہ پہن رہے ہیں، سر پر پھٹا ہوا عمامہ اور پاؤں میں بوسیدہ چپل ہے۔

(۳۹) جو کسی وقت منبر پر خدائی احکام سنا رہے ہیں۔ تو کسی وقت کندھوں پر رکھ کر بیوں، محتاجوں، بیکسوں اور بیواؤں کو پانی پلا رہے ہیں۔

(۴۰) جو دن کو خلافت کے امور سرانجام دیتے ہیں تو رات کو مدینے کی گلیوں میں پہرہ دیتے نظر آتے ہیں۔

(۴۱) جو غنی اتنا ہے کہ شاہوں کے تاج آپ کے قدموں میں نثار ہیں۔ لیکن سادہ اس قدر ہیں کہ بادشاہوں کے سفیر آپ کی سادگی کی وجہ سے پہچانے بھی نہیں اور قبول جاتے ہیں۔

(۴۲) جو باطل اقتدار کے مقابلے میں ظاہری وجاہت کو ہیچ سمجھتے تھے۔

(۴۳) جو کہ دینی معاملات میں جس قدر سخت تھے ذاتی معاملات میں اس سے زیادہ نرم تھے۔

(۴۴) جنھوں نے تحفظ مال کے لئے بیت المال کا خزانہ قائم کیا۔

(۴۵) جن کے حسن تدبر کی برکت سے عدالتیں قائم ہوئیں۔ قاضی مقرر ہوئے۔

(۴۶) جن کی سیاسی قابلیت کے نتیجے میں فوجی دفتر قائم ہوئے اور والنٹیروں کی تنخواہیں مقرر ہوئیں۔

(۴۷) جن کے مشورے سے دفتر مال قائم ہوا پیمائش کا طریقہ جاری ہوا۔

(۴۸) جن کے رموز سلطنت سے تجربہ کاری کی برکت سے مردم شماری کی ترویج ہوئی۔

(۴۹) جنھوں نے مفلوک الحال عیسائیوں اور یہودیوں کے روزینے مقرر فرمائے۔

(۵۰) جنھوں نے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تک مسافروں کے آرام کے لئے چوکیاں اور سرائیں بنائیں۔

(۵۱) جنھوں نے شوکت اسلام اور رعب حکومت کے پیش نظر فوجی چھاؤنیاں مقرر فرمائیں۔

(۵۲) جنھوں نے تحفظ قرآن کی غرض سے نماز تراویح کی جماعت کا باجماع صحابہ کرام فیصلہ فرما کر قیامت کے لئے امت مسلمہ پر احسان عظیم فرمایا۔

(۵۳) جنھوں نے تراویح کو بہیئت کذائیہ جاری فرما کر امت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو حفاظت قرآن کا موقع دیا۔

(۵۴) جن کی بابرکت چادر سے محلہ کا محلہ آگ کی زد سے بچ گیا۔

(۵۵) جن کے قدم کی حرکت سے مدینہ پاک زلزلے سے قیامت تک کے لئے محفوظ ہوگیا۔

(۵۶) جنھوں نے خوف خدا کے پیش نظر بیت المال سے راشن کندھوں پر اٹھا کر یتیموں تک پہنچایا۔

(۵۷) جنھوں نے انسداد رشوت کے لئے عمال کی تنخواہیں زیادہ سے زیادہ مقرر فرمائیں۔

(۵۸) جو امیر المؤمنین ہونے کے باوجود زید بن ثابت کے سامنے مدعا علیہ کی حیثیت سے پیش ہوئے۔

(۵۹) جنھوں نے قضاۃ کا سلسلہ جاری فرما کر مسلمانوں کے لئے ایک آسانی پیدا کر دی۔

(۶۰) جنھوں نے تجوید قرآن کے سلسلے میں عرب کو عربیت کی تاکید فرمائی (کنز العمال ج ۱ صفحہ ۲۸۹)

(۶۱) جنھوں نے اشاعت قرآن کی غرض سے شام، حمص، فلسطین کے علاوہ باقی مقامات پر قرآن کے مدرسے قائم کئے۔

(۶۲) جنھوں نے احکام خداوندی کے حفظ کے لئے سورۂ بقرہ، سورۃ النساء، سورہ مائدہ، سورۃ الحج، سورۃ نور کا یاد کرنا ضروری قرار دیا۔

(۶۳) جنھوں نے ملک کی سیاست کے پیش نظر فوج کا سالار افسر، خزانہ، مترجم، طبیب و جراح پر مشتمل فرمایا۔

(۶۴) جن کے وجود مسعود کی برکت سے یزدگرد — مقدمۃ الجیش کا افسر کئی سو بہادروں سمیت مسلمان ہو گیا۔

(۶۵) جن کے اسلامی دبدبے کی وجہ سے قادسیہ، جلولہ، حلوان، تکریت، خوزستان، ایران، اصفہان، طبرستان، آذربائیجان، آرمینیا، فارس، سیستان، مکران، خراسان، اردن، حمص، یرموک، بیت المقدس، اسکندریہ، طرابلس، المغرب وغیرہ فتح ہوئے۔

(۶۶) جن کی وجہ سے سیدنا حسینؓ سیدہ شہربانو سے نکاح کر کے باریاب ہوئے (اصول کافی)

(۶۷) جن کے دروازے پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ، سیدنا حسینؓ کے لئے رشتہ کرنے کو شادی کے لئے تشریف لائے۔ (مرآۃ العقول)

(۶۸) جنھوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر کر کے اپنے بیٹے کے عزم کو شہربانو کی شادی کے معاملہ میں ناکام بنا دیا۔

(۶۹) جنھوں نے حضرت علی المرتضیٰ کے بیٹے کو اپنے بیٹے پر ترجیح دے کر حق اخوت ادا کیا۔

(۷۰) جن کے [illegible] علی المرتضیٰؓ اور سیدنا حسینؓ نے برقرار رکھا۔

(۷۱) جن کے حواریین اور گوشہ نشینوں کی گواہی سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا عقد نکاح منعقد ہوا۔ (مرآۃ العقول)

(۷۲) جن کے دور خلافت میں فقہ کو تکمیل و ترقی نصیب ہوئی۔ (تاریخ اسلام)

(۷۳) جن کی عدالت کا چرچہ دنیا کے کونے کونے میں پھیل گیا۔

(۷۴) جن کی مجلس شوریٰ کے رکن اکابر صحابہؓ ہی ہوا کرتے تھے۔

(۷۵) جن کی مساعی جمیلہ کی برکت سے صرف دور فاروقی میں چار ہزار مسجدیں تعمیر ہوئیں۔

(۷۶) جو ساتھی کے پیش نظر کسی درخت کے نیچے سو جانے سے بھی نہیں گھبراتے تھے۔

(۷۷) جنھوں نے کعبۂ مکرمہ کے غلاف کو اعلیٰ قسم کے غلاف سے بدل دیا۔

(۷۸) جنھوں نے حرم محترم کی عمارت کو وسیع کر کے اور گرد دیوار بنا کر عام آبادی سے ممتاز کر دیا۔

(۷۹) جنھوں نے قحط سالی کے علاج میں ۹۹ میل نہر پہاڑوں میں سے کھدوا کر دریائے نیل کو بحیرۂ قلزم سے ملا دیا۔

(۸۰) جنھوں نے بڑے بڑے شہروں میں مسافر خانے تعمیر کروائے۔

(۸۱) جنھوں نے نہر ابو موسیٰ کھدوا کر پیاسوں کی پیاس بجھا دی۔ (الفاروق)

(۸۲) جنھوں نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے راستے میں چوکیاں، حوض اور سرائیں تعمیر کروائیں۔ (تاریخ اسلام)

(۸۳) جنھوں نے اپنے گورنروں کو عدل و انصاف کی تلقین فرما کر رعایا پر احسان عظیم فرمایا۔

(۸۴) جن کو حضرت علیؓ نے اپنی بچی کا نکاح دے کر داماد علیؓ ہونے کا شرف بخشا (الفاروق شبلیؒ الصافی)

(۸۵) جنھوں نے قضاۃ کو یہ آرڈر دے دیا کہ فیصلوں کے لئے پہلے قرآن، بعدہٗ حدیث، بعدہٗ اجماع، بعدہٗ قیاس کو قبول کیا جائے۔

(۸۶) جن کی جلال بھری نگاہ کو دیکھ کر والیان تاج و تخت بھی مرعوب ہو جاتے تھے۔

(۸۷) جنھوں نے فتح بیت المقدس کے موقع پر باری باری چلنا تو منظور فرمالیا، مگر اونٹنی کو تکلیف نہ دی۔

(۸۸) جو بیت المال سے ہاشمی کے یتیموں کے دروازے پر پہنچے۔

(۸۹) جنھوں نے مال غنیمت سے کبھی اپنا حصہ زیادہ نہ لیا۔

(۹۰) جو اس قدر محتاط تھے کہ بیت المال کے تیل سے جلتا ہوا چراغ اپنے کام کے لئے بجھا دیتے تھے۔

(۹۱) جن کے متعلق عیسائی یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ اگر دنیا میں دوسرا عمرؓ ہوتا تو کفر کا نام و نشان تک نہ ہوتا۔

(۹۲) جنھوں نے فیصلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپیل کرنے پر منافق کو قتل کر دیا۔

(۹۳) جن کے وقت میں ازواج مطہراتؓ اور عترت رسولؐ کو ماہانہ وظائف باقاعدہ ملتے رہے۔

(۹۴) جنھوں نے ایک زمانۂ جاہلیت کا اقرار نامہ کہ آپ سے محصول نہ لیا جائے گا پڑھ کر لا لعمر کم ولا لابیه فرمایا۔

(۹۵) جنھوں نے توحیدی عقیدے پر ثابت قدم ہونے کا یوں ثبوت دیا کہ حجر اسود کو کہہ دیا، تجھے ہم نفع اور نقصان کا مالک نہیں مانتے بلکہ تجھے ہم بوسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بوسے دینے کی وجہ سے دیتے ہیں۔

(۹۶) جن کی شکل کو دیکھ کر عیسائی عالم پہچان جاتے تھے۔

باقی صـ ۲۹ پر

مسلمان بھائی کے حقوق حدیث کی روشنی میں

مولانا محمد اسعد صاحب فاروقی

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں کو بلاوجہ برا بھلا کہنا بڑا گناہ ہے اور اسے بلاوجہ قتل کرنا قریب کفر کے ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص لوگوں کے عیوب پر نظر کرے اور عیوب سے بری بن کر بطور شکایت کے یوں کہے کہ لوگ برباد ہو گئے تو یہ شخص سب سے زیادہ برباد ہونے والا ہے کہ مسلمانوں کو حقیر سمجھتا ہے (مسلم)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے چغل خور جنت میں نہ جائے گا (ابتدائی سزا) (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز سب سے بدتر حالت میں اس شخص کو پاؤ گے جو دو رویہ ہو یعنی جو ایسا ہو کہ ان کے منہ پر ان جیسا ان کے منہ پر ان جیسا (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو غیبت کیا چیز ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں آپؐ نے فرمایا غیبت یہ ہے کہ اپنے بھائی مسلمان کا ایسے ذکر کرنا کہ اگر اس کو خبر ہو تو اس کو ناگوار ہو عرض کیا گیا کہ یہ بتلائیے کہ اگر میرے اس بھائی میں وہ بات ہو جو میں کہتا ہوں یعنی اگر میں سچی برائی کرتا ہوں آپؐ نے فرمایا اگر اس میں وہ بات ہے جو تو کہتا ہے تب تو، تو نے اس کی غیبت کی اگر وہ بات نہیں ہے جو تو کہتا ہے تو تو نے اس پر بہتان باندھا۔

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مسلمانوں میں باہمی ہمدردی اور باہمی محبت اور باہمی شفقت میں ایسا دیکھو گے جیسے جاندار بدن ہوتا ہے کہ جب اس کے ایک عضو میں شکایت ہوتی ہے تو تمام بدن بدخوابی اور بیماری میں اس کا ساتھ دیتا ہے (بخاری و مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو خواہ وہ مظلوم ہو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مظلوم ہونے کی حالت میں تو مدد کروں مگر ظالم ہونے کی حالت میں کیسے مدد کروں آپ نے فرمایا کہ اس کو ظلم سے روک دے یہی تمہاری مدد کرنا اس ظالم کی ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت وہ شخص جنت میں نہ جائے گا جس کا پڑوسی اس کے خطرات سے مطمئن نہ ہو۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیوہ اور غریبوں کے کاموں میں سعی کرے وہ ثواب میں اس شخص کے مثل ہے جو جہاد میں سعی کرے (بخاری و مسلم)

حضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایسے شخص پہ (رحم) نہیں فرماتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور وہ شخص جو کسی یتیم کو اپنے ذمے رکھے خواہ وہ یتیم اس کا کچھ لگتا ہو اور وہ خواہ غیر کا ہو اس طرح ہوں گے اور آپؐ نے شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ فرمایا اور دونوں میں تھوڑا سا فرق رکھ دیا (بخاری)

حضرت سفیان بن اسد حضرمیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرمایا کرتے تھے کہ بہت بڑی خیانت کی بات ہے کہ تو اپنے بھائی مسلمان کو کوئی ایسی بات کہے کہ وہ اس میں تجھ کو سچا سمجھ رہا ہو اور تو اس میں جھوٹ کہہ رہا ہے (ابوداؤد)

حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی مسلمان کو کسی گناہ سے عار دلاوے اس کو موت نہ آوے گی جب تک کہ وہ خود اس گناہ کو نہ کرے گا (ترمذی)

حضرت واثلہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اپنے بھائی مسلمان کی کسی دنیوی یا دینی بری حالت پر خوشی ظاہر کرے کبھی اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرماوے اور تجھ کو مبتلا کر دے (ترمذی)

صبر و شکر

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو ایسی چیزیں نہ بتلاؤں جن سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹاتا ہے اور درجوں کو بڑھاتا ہے لوگوں نے عرض کیا ضرور بتائیے یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا وضو کا کامل کرنا ناگواری کی حالت میں کہ کسی وجہ سے وضو کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے مگر پھر بھی کرتا ہے اور بہت سے قدم ڈالنا مسجدوں کی طرف (یعنی دور سے آنا یا بار بار آنا) اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا سب سے زیادہ پیارا عمل وہ ہے جو ہمیشہ ہو اگرچہ

تھوڑا ہی ہو۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے اور ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو کوئی تکلیف، مصیبت یا کوئی مرض یا کوئی فکر یا کوئی رنج یا کوئی غم نہیں پہنچتا یہاں تک کہ کانٹا چبھ جائے مگر اللہ تعالیٰ ان چیزوں سے اس کے گناہ معاف فرماتا ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب میں اپنے بندہ کو اس کی دو پیاری چیزوں کی مصیبت میں مبتلا کروں اس سے مراد دو آنکھیں ہیں یعنی اس کی دو آنکھیں جاتی رہیں پھر وہ صبر کرے میں ان دونوں کے عوض میں اس کو جنت دوں گا (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "میرے مومن بندہ کے لئے جب کہ میں دنیا میں سے دلپسندوں میں سے اس کے کسی پیارے کی جان لے لوں پھر وہ اس کو ثواب سمجھے اور صبر کرے تو ایسے شخص کے لئے میرے پاس جنت کے سوا کوئی رشتہ دار ہو یا دوست ہو۔

ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی بندہ کا بچہ مر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے تم نے میرے بندہ کے بچہ کی جان لے لی وہ کہتے ہیں ہاں۔ پھر فرماتا ہے تم نے اس کے دل کا پھل لے لیا وہ کہتے ہیں ہاں پھر فرماتا ہے میرے بندہ نے کیا کہا وہ کہتے ہیں آپ کی حمد و ثنا کی اور کہا

انا للہ وانا الیہ راجعون

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندہ کے لئے جنت میں گھر بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔

(احمد و ترمذی)

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اطمینان کے ساتھ کام کرنا اللہ کی طرف سے ہے اور جلدی کرنا شیطان کی طرف سے ہے۔

مشورہ لینا

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کے اہل مشورہ علماء ہوتے خواہ بڑی عمر کے ہوں یا جوان ہوں

میمون بن مہرانؓ سے روایت ہے کہ کسی مقدمہ میں جب حضرت ابو بکرؓ کو قرآن و حدیث میں حکم نہ ملتا تو بڑے لوگوں اور نیک لوگوں کو جمع کر کے ان سے مشورہ لیتے جب ان کی رائے متفق ہو جاتی تو اس کے موافق فیصلہ فرماتے

کعب بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی معرکہ کا ارادہ فرماتے تو اکثر دوسرے واقعہ کا پردہ فرماتے۔ (بخاری)

ایسی حالت میں حاضر کیا جائے گا کہ اس کی مشکیں کسی ہوں گی یہاں تک کہ یا تو اس کا انصاف جو دنیا میں کیا ہو گا اور یا بے انصافی جو اس نے دنیا میں کی ہو گی اس کو ہلاکت میں ڈال دے گی۔

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر سوئے پھر اٹھے تو آپ کے بدن مبارک میں چٹائی کا نشان ہو گیا ابن مسعودؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہم کو اجازت دیجئے کہ ہم آپ کے لئے بستر بچھا دیں اور بستر بنا دیں آپ نے فرمایا مجھ کو دنیا سے کیا واسطہ میری اور دنیا کی تو ایسی مثال ہے جیسے کوئی سواری (چلتے چلتے) کسی درخت کے نیچے سایہ لینے کو ٹھہر جائے پھر اس کو چھوڑ کر آگے چل دے (احمد و ترمذی)

قبول اسلام

پاک محمدی مسجد فرینکفرٹ مغربی جرمنی میں ۳۰ جولائی ۱۹۸۸ء ایڈورڈ مدس نامی شخص جو برلن کا رہنے والا ہے عیسائیت کو چھوڑ کر پاک محمدی مسجد کے امام الحاج جناب عبدالرحمان کے ہاتھ پر برضا و رغبت اسلام قبول کر لیا ان کا اسلامی نام محمد علی رکھا گیا۔

شان صحابہؓ

صحابہؓ کی محبت کے ہمیشہ گیت گائیں گے
کیا ہے عہد دل سے داستاں ان کی سنائیں گے

ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ ماہتاب روشن ہیں
مقام انکو ملا ہے جو وہ قدسی بھی نہ پائیں گے

صحابہؓ راہ حق کے معتبر معیار ٹھہرے ہیں
ہم اُن کے نقش پا کی خاک کو سرمہ بنائیں گے

نبی کے جاں نثاروں سے محبت دین کا جزو ہے
یہی ایمان ہے اپنا زمانے کو بتائیں گے

جو گستاخی کرے گا وہ قلم ہم توڑ ڈالیں گے
کرے گا جو محبت اُس کو سینے سے لگائیں گے

کٹا دیں گے سر اپنا اُن کی عزت اور عظمت پر
زمانے میں اُنہی کے نام کا ڈنکا بجائیں گے

جو دشمن ہیں صحابہؓ کے وہ دشمن ہیں محمدؐ کے
جو دشمن ہیں محمدؐ کے وہی دوزخ میں جائیں گے

رضی اللہ عنہ کا ملا سرٹیفکیٹ اُن کو
یہ لکھا ہے کلام پاک میں سب کو دکھائیں گے

وہ جابرؓ ہوں کہ طلحہؓ ہوں معوذؓ یا مغیرہؓ ہوں
مہ و خورشید کی صورت جہاں کو جگمگائیں گے

ابو ذرؓ ہوں صہیبؓ روم یا حضرت ارقمؓ
سبھی روشن ستارے ہیں زمانے کو بتائیں گے

وہ خالدؓ ہوں کہ حمزہؓ ہوں سب پروانے ہیں شمع کے
قیامت میں خدا سے مرتبہ وہ خاص پائیں گے

نبی کی بیویاں ہیں مائیں سب ایمان والوں کی
ہم اُن کی عفت و عصمت کی خاطر سر کٹائیں گے

قمر زرش نعت ہیں جو دامن اصحاب کو تھامیں
ہم اُن کی پیروی کرتے ہوئے جنت میں جائیں گے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات و پیش گوئیاں

معجزہ ۱۹۷ ابن ماجہ کی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ڈول زمزم کا لایا گیا، آپ نے اس میں کلی کر دی ، اس وقت اس پانی میں مشک سے زیادہ خوشبو پیدا ہو گئی۔

معجزہ ۱۹۸ ابن سعد نے سالم بن ابی الجعد سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو سامان سفر کے طور پر پانی سے بھری ہوئی ایک مشک منہ بند کر کے دی اور دعا بھی فرمائی۔ جب نماز کے وقت صحابہؓ نے مشک کا منہ کھولا تو اس میں دودھ بھرا ہوا ملا۔ اور اس کے منہ پر مکھن جما ہوا موجود تھا۔

معجزہ ۱۹۹ امام مستغفریؒ نے روایت کی ہے کہ عمرؓ کے زمانے میں جب مصر فتح ہوا تو مصر کے گورنر نے وہاں کے گورنر عمرو بن العاصؓ سے کہا کہ دریائے نیل کا دستور یہ ہے کہ جب اس مہینہ کی بارہویں تاریخ کو ایک کنواری حسین لڑکی کو اس کے ماں باپ کی اجازت لے کر اچھے کپڑے اور زیور پہنا کر نیل میں ڈال دیتے ہیں تو اس میں پانی جاری ہو جاتا ہے۔ بغیر اس رسم کے نیل میں پانی نہیں آتا۔ اس لئے آپ بھی ایسا ہی کریں۔ عمرو بن العاصؓ نے کہا کہ یہ رسم اسلام میں نہیں چلے گی۔ اسلام نے سابقہ تمام بُری رسموں کو مٹا دیا ہے۔

چنانچہ تین مہینے تک دریائے نیل خشک رہا، اور چونکہ مصر کی کھیتی کا دارومدار دریائے نیل کے پانی پر ہی تھا۔ اس لئے تمام آبادی نے پریشان ہو کر مجبوراً شہر چھوڑ دینے کا ارادہ کر لیا۔ عمرو بن العاصؓ نے سارا حال لکھ کر حضرت عمرؓ کی خدمت میں بھیج دیا۔ حضرت عمرؓ نے جواب میں لکھا کہ تم نے بہت اچھا کیا کہ مصر کی پرانی رسم پر عمل نہ کیا۔ اسلام تو اس قسم کی رسموں کو مٹانے کے لئے آیا ہے نہ کہ اس قسم کی مشرکانہ رسوم کی سرپرستی کرنے کو۔ اس خط میں حضرت عمرؓ نے ایک ملفوف رقعہ رکھ کر حکم دیا کہ تم اس رقعہ کو دریائے نیل میں ڈال دینا جب خط عمرو بن العاصؓ کے پاس پہنچا اور وہ رقعہ پڑھا تو اس میں لکھا تھا کہ: "اللہ کے بندے عمر امیر المسلمین کی طرف سے یہ رقعہ نیل کے نام پر بھیجا جاتا ہے۔ اے نیل! اگر تیرا جاری ہونا خود تیرے اختیار میں ہے اور تو خود جاری ہوتا ہے تو تو جاری نہ ہو اور اگر خدائے واحد کے حکم سے جاری ہوتا ہے تو ہم اس ذات سے دعا کرتے ہیں کہ جاری کر دے۔"

عمرو بن العاصؓ نے یہ رقعہ نیل میں ڈال دیا۔ اسی رات نیل کا پانی جاری ہو گیا۔ سولہ گز پانی ایک رات میں بڑھ گیا۔ اسی وقت سے وہ رسم بد ختم ہو گئی۔

آنحضورؐ کی امت کے ایک فرد کی یہ کرامت ہے جس نبی کی پیروی میں یہ کرامت پیدا ہو۔ اس کا یہ معجزہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

ان معجزات کا بیان جن کا تعلق آگ سے ہے

صحیحین میں جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم غزوہ خندق کے موقع پر خندق کھود رہے تھے کہ ایک سخت پتھر اس میں آنکلا، جو کسی طرح ہم لوگوں سے نہ ٹوٹ سکا۔ آنحضورؐ کو جب خبر ہوئی تو آپ تشریف لائے۔ اور خندق میں اُترے۔ حالانکہ آپ تین دن سے بھوکے تھے، اور آپ کے پیٹ پر پتھر بندھے ہوئے تھے۔ آپ نے ایک کدال اس پتھر پر ماری تو ریت کے ٹیلے کی طرح ریزہ ریزہ ہو گیا۔

جابرؓ کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں نے اپنے گھر جا کر بیوی سے پوچھا کہ کچھ کھانے کا انتظام ہو تو بتاؤ میں نے آنحضورؐ کو بہت بھوکا دیکھا ہے۔ انہوں نے کوئی پونے تین سیر جو نکالے۔ اور ایک بڑی بکری کا بچہ تھا۔ اس کو ذبح کیا میری بیوی نے آٹا پیسا اور گوشت کی ہنڈیا چولہے جاری۔

ادھر میں نے حضورؐ کی خدمت میں چپکے سے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ آپ چند آدمیوں کو اپنے ہمراہ لے کر میرے یہاں تشریف لے چلیں۔ ایک بچہ ذبح کیا ہے، اور تھوڑا سا جو کا آٹا ہے، آنحضورؐ نے با آواز بلند تمام لوگوں میں اعلان فرما دیا کہ اے خندق کھودنے والو! جابرؓ نے تمہاری دعوت کی ہے۔ جابر کے گھر جلدی چلو۔

اس کے بعد آپ نے مجھ سے فرمایا کہ جب تک میں نہ آؤں ہانڈی چولہے پر سے نہ اتارنا، اور روٹی پکانی شروع نہ کرنا پھر آپ تشریف لائے۔ اور لعاب دہن مبارک گوندھے ہوئے آٹے میں اور ہانڈی میں ڈال کر دعا فرمائی۔ اس کے بعد آپ نے روٹی پکانے والی کو بلوایا، اور ہدایت فرمائی کہ ہانڈی چولہے پر سے نہ اتارنا۔ اور پیالے بھر بھر کے کھلاتے رہنا۔

چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ جابرؓ کا بیان ہے کہ خندق والے ہزار آدمی تھے۔ خدا کی قسم سب نے آسودہ ہو کر کھایا اور پھر بھی ہانڈی اسی طرح بھری ہوئی جوش مار رہی تھی۔ اور آٹے میں سے بھی کچھ کم نہ ہوا تھا۔

اس واقعہ میں آنحضورؐ کا یہ بھی معجزہ تھا کہ پتھر آپ کی ضرب سے ریت ہو گیا۔ نیز کھانے میں بڑی برکت ہوئی۔ اور آگ کے اثر سے نہ پتیلی کا سالن خشک ہوا اور نہ جلا، اگرچہ آگ کی خاصیت خشک کر دینے اور جلا دینے کی ہے۔ لیکن یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ اور آپ کے لعاب دہن مبارک کی برکت تھی کہ جابرؓ کی ہنڈیا بالکل محفوظ رہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس معجزے کا تعلق آگ سے تھا۔

قطب الدین قسطلانیؒ نے اپنی کتاب "جمل الایجاز فی الاعجاز بنار الحجاز" میں لکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشنگوئی کے مطابق جو آگ حجاز میں سے ظاہر ہوئی تھی۔ وہ پتھروں تک کو گلا دیتی تھی۔ وہ آگ حرم کے ایک پتھر تک پہنچی جس کا آدھا حصہ حرم سے باہر تھا اور آدھا حرم میں

باقی صفحہ ۲۸ پر

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

گھریلو فسادات کا علاج

محمد صدیق ۔ ۔ ۔ ۔ کراچی

س میری بیوی ہر بات میں میرے خلاف کرتی ہے اور حقوق ادا نہیں کرتی گزشتہ سال میں نے اپنی بڑی لڑکی کو جو کہ الدہ کو سمجھانے کو کہا اس نے کہا کہ اب نبھاؤ مشکل ہے اچھا ہے کہ آپ کے درمیان علیحدگی ہو جائے۔ اور ایک نالائق بیٹا درمیان میں آگیا اور فیصلہ یہ کیا کہ میں اس کو (ماں) لے جاتا ہوں باوجود کہ میں نے اس کو ماں کو کافی روکا کہ بغیر اجازت آپ نہیں جا سکتیں مگر وہ بیٹے کے ساتھ چلی گئی نا معلوم وہ کہاں ہیں اب میں اپنے بیٹے کو عاق کرنا چاہتا ہوں اور بیوی کے لئے کیا کروں اس بارے میں مشورہ طلب ہوں حیرانگی بات یہ ہے کہ بیٹے ماں باپ کو ایک دوسرے سے علیحدہ کریں اور اوپر سے طرہ یہ کہ سب بچے ہی یک زبان ہو کر ماں کے طرف دار بن گئے

ج : اس سلسلے میں چند اصولی باتیں عرض کرتا ہوں۔

(۱) اولاد جب جوان ہو جائے تو ان کے جذبات کا احترام ضروری ہوتا ہے اور والدین کی چپقلش اور سر پھٹول اولاد کے دل سے والدین کا احترام نکال دیتی ہے بیوی سے لڑائی جھگڑا اولاد کے سامنے کرنا اصولی غلطی ہے۔

(۲) بیوی کے ذمہ شوہر کے حقوق بلاشبہ ہیں لیکن شوہر کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ کتنے (بیوی) حقوق کا بوجھ اٹھانے کی متحمل ہے اسی لئے شریعت نے مرد کو چار شادیاں کرنے کی اجازت دی ہے تاکہ ایک بیوی پر اس کی برداشت سے زیادہ بوجھ نہ پڑے

(۳) قیامت کے دن صرف بیوی کی نافرمانیوں ہی کا محاسبہ نہ ہوگا بلکہ شوہر کی بدخلقی درشت کلامی کا بھی حساب ہوگا اور پھر جس کے ذمہ جس کا حق نکلے گا اسے دلایا جائے گا۔

(۴) آپ نے جو حالات لکھے ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حالات کے بگاڑ میں سب سے زیادہ دخل آپ کی درشت کلامی کا ہے (جس میں آپ اپنی بیماری اور مزاجی ساخت کی وجہ سے معذور ہیں) آپ کی اہلیہ اور اولاد پر اس کا ردعمل غلط ہوا ہے۔

(۵) اگر آپ اپنے مزاج کو حالات کے مطابق تبدیل نہیں کر سکتے تو بیوی کو فارغ کر دیجئے لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آپ اپنی اولاد سے کٹ جائیں گے۔

(۶) غالباً میں نے پہلے بھی لکھا تھا کہ بیوی کی ایذاؤں پر صبر کرنا مستقل جہاد ہے اور اللہ کے ہاں اس کا بہت بڑا اجر ہے پس اگر آپ اس اجر عظیم کے خواستگار ہیں تو اس کا راستہ صبر و استقامت کی خار دار وادی سے ہو کر گزرتا ہے اس صورت میں آپ کو اپنی اہلیہ اور اولاد سے صلح کرنی ہوگی ان کو ظالم اور اپنے آپ کو مظلوم سمجھ کر نہیں بلکہ یہ سمجھ کر کہ ان کی غلطیاں بھی درحقیقت میری اپنی نااہلی کی وجہ سے ہیں ظالم میں خود ہوں اور الزام دوسروں کو دیتا ہوں۔

(۷) اگر آپ صلح کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے اپنے نفس کو مارنا ہوگا ایک یہ کہ آپ کی زبان سے خیر کے سوا کوئی بات نہ نکلے کبھی کوئی بات نہ نکلے کبھی کوئی ناگوار لفظ زبان پر نہ آئے دوم یہ کہ اپنا حق کسی کے ذمہ نہ سمجھئے اور نہ کسی کی شکایت آپ کے دل میں پیدا ہو، بلکہ اگر کوئی آپ کے ساتھ حسن سلوک کرے تو اس کو عطیۂ الٰہی سمجھے اور اگر کوئی بدخلقی یا سختی کے ساتھ پیش آئے تو یہ سمجھ کر کہ میں اس سے بھی زیادہ کا مستحق تھا مالک کا شکر ہے کہ اس نے میری بدعملیوں کی پوری سزا مجھے نہیں دی اس پر صبر کیجئے۔

(۸) اولاد کو عاق یعنی وراثت سے محروم کرنا شرعاً حرام ہے اور عاق کرنے سے عاق ہوتی بھی نہیں اس لئے میں آپ کو مشورہ دوں گا کہ آپ اس غلط اقدام سے باز رہیں ورنہ گو تو آپ نے اپنے لئے دوزخ بنا ہی چکے ہیں خدا را آخرت کا دوزخ نہ خریدیئے جس لڑکے کو عاق کرنے کی دھمکی دی تھی اسے بلا کر معذرت کر لیجئے۔

س : میری بیوی بہت سخت مزاج ہے بہت منہ پھٹ اور منہ زور ہے میرا جینا اس نے دوبھر کر دیا ہے میں اس کے ساتھ کیا رویہ رکھوں؟

ج : آپ کا خط غور سے پڑھا حق تعالیٰ شانہ آپ کی مشکلات آسان فرمائے اپنے گھر والوں کے جس مزاج کا آپ نے ذکر کیا ہے یہ عورتوں کی طبعی افتاد ہے ایک حدیث کا مضمون ہے کہ یہ شریف آدمی پر سوار ہو جاتی ہیں اور بدمزاج آدمی ان کو زیر کر لیتا ایک ایک اور حدیث میں ہے کہ یہ ٹیڑھی پسلی سے پیدا ہوئی ہیں کبھی سیدھی نہ ہوں گی اور سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو ٹوٹ جائے گی بس اسی ٹیڑھ کے ساتھ ان سے کام چلاتے رہو ایک اور حدیث میں ان کے کثرت سے دوزخ جانے کا سبب یہ بیان فرمایا ہے کہ یہ اپنے شوہر کی ناقدری کیا کرتی ہیں ان پر عمر بھر احسان کرتے رہو مگر کسی دن مزاج کے خلاف کوئی بات ہو جائے تو یوں کہیں گی کہ میں نے اس گھر تک کبھی خیر نہیں دیکھی۔ ان تمام ارشادات کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ طبعاً کمزور ہوتی ہیں کج خلق اور کج طبیع ہوتی ہیں ظالم ہونے کے باوجود اپنے آپ کو مظلوم تصور کیا کرتی ہیں اس لئے ان کے ساتھ نرمی ہی کا برتاؤ کرنا چاہیئے ایک بزرگ نے اپنے شیخ کو اپنی اہلیہ کے بارے میں شکایت لکھی اس کے جواب میں انہوں نے تحریر فرمایا کہ جو شخص بیوی کی ایذاؤں پر صبر نہیں کر سکتا وہ اس سے افضلیت کا دعویٰ کیسے کرتا ہے۔

حضرت مرزا مظہر جانِ جاناںؒ اکابر اولیاء اللہ میں سے تھے مگر بیوی بہت بد مزاج تھیں خوب صلوٰتیں سنایا کرتی تھیں ایک دن ایک پٹھان مرید کو غصہ آیا اس نے کہا، خاموش رہو ورنہ پیر کو بُرا بھلا کہو تو ہمیں سے مار دوں گا حضرت کو معلوم ہوا تو فرمایا یہ میری محسن ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے قرب کا جو مقام عطا فرمایا ہے وہ اسی کی ایذاؤں کی بدولت عطا فرمایا ہے۔

آپ کے لئے دستور العمل یہ ہے :۔

۱ اس کی کلی اصلاح سے بالکل مایوس ہو جائیں یہ تو ناممکن ہے۔

۲ جو بات کہنی ہو تو نرمی سے کہہ دیا کرو۔ وہ عمل کریں تو ان کی سعادت ہے نہ کریں تو وہ اپنے عمل کی خود ذمہ دار ہیں

۳ بحث و تکرار بالکل ترک کر دیں وہ کچھ کہیں تو اس پر صبر کریں اور یوں سمجھ لیا کریں کہ وہ آپ کو کچھ نہیں کہہ رہیں اس لئے جواب دینے کی بالکل کوشش نہ کریں۔

۴ کبھی مزاج شریف میں نرمی دیکھیں تو بزرگوں کی لکھی ہوئی کتابیں پڑھ کر سنا دیں۔

۵ گھر میں طعن اور تو تکار کی فضا کو بالکل ختم کر دیں بس جو کچھ سنیں صبر کریں۔ حق تعالیٰ اصلاح فرمائے۔

مہرِ معجل کا مسئلہ

س : میں اس امر کی تصدیق چاہتا ہوں کہ حق مہر کی ادائیگی سے قبل نکاح میں آئی ہوئی لڑکی دولہا کے حرام نہیں ہوتی خواہ حق مہر معجل ہو یا غیر معجل۔

ج : مہر معجل اس مہر کو کہتے ہیں جو نکاح کے وقت ادا کر دیا جائے اور غیر معجل وہ مہر کہلاتا ہے جو عورت کے مطالبہ پر کسی وقت ادا کیا جائے عورت کو مہر کا مطالبہ کرنے کا حق حاصل ہے اور اسے یہ بھی حق ہے کہ جب تک مہر ادا نہ ہو جائے شوہر کو قریب نہ آنے دے لیکن اگر عورت کی طرف سے مطالبہ نہ ہو تو مہر کی ادائیگی سے قبل میاں بیوی کا تعلق جائز ہے اور عوام کے درمیان جو مشہور ہے کہ جب تک مہر ادا نہ کر دیا جائے بیوی حرام رہتی ہے یہ قطعاً غلط ہے۔

لڑکی کا میکے میں رہنا

س لڑکی کے والدین کا بار بار لڑکی کو لینے آنا اور اپنی مرضی سے اپنے پاس دو مہینے چھ مہینے اپنے پاس رکھتے ہیں کیا لڑکی کے والدین کو یہ حق شریعت نے عطا کیا ہے ؟

ج یہ کوئی شرعی حق نہیں، البتہ انتظامی مصلحت ہو سکتی ہے کہ سسرال کی جگہ لڑکی کے لئے نئی اور نامانوس ہوتی ہے اس لئے والدین چاہتے ہیں کہ لڑکی یک بارگی بددل نہ ہو جائے بلکہ تدریجاً مانوس ہو جائے یہ مصلحت نہ ہو تو بار بار لانے لیجانے کی کوئی وجہ نہیں۔

س لڑکی اپنے ماں باپ کے گھر سے اس وقت تک واپس نہیں آتی جس وقت تک لڑکے والے اُسے لینے نہ جائیں اگر یہ کہا جائے کہ لڑکی کو بھیج دیں تو کہتے ہیں کہ لڑکی والے اسے ساتھ لے کر نہیں آسکتے !

ج شریعت نے کوئی پابندی نہیں لگائی لیکن لڑکے والوں کے لانے میں بھی کیا قباحت ہے ! ۔

س کیا کسی عورت کے دوسرے رشتے دار مثلاً بہن خالہ، پھوپھی کو بھی یہ حق ہے کہ وہ لڑکی کو اپنے گھر میں لے جائیں اور جتنے دن چاہیں رکھیں ؟

ج : عورت کے محارم سے ملانا تو شوہر کے ذمہ ہے باقی ان کو اپنے گھر لے جانے کا مسئلہ استحقاق کا نہیں اتفاق کا ہے۔

س : اکثر دیکھا جاتا ہے کہ لڑکی والے پہلے بچے کی پیدائش پر لڑکی کو اپنے گھر لے جاتے ہیں کیا اس کا بھی کوئی شریعت کا حکم ہے!

ج : یہ بھی شرعی حکم نہیں اور نہ ہی شرعی حکم کی بنا پر کیا جاتا ہے لڑکی کی مصلحت پر کیا جاتا ہے۔

س : کیا مرد کو دوسری شادی کے لئے شرعاً اپنی پہلی بیوی سے اجازت لینے کی ضرورت ہے ؟

ج : کوئی ضرورت نہیں مگر دونوں کو الگ الگ مکان اور نان و نفقہ اور تعلقات میں مساوات ضروری ہے ورنہ دوسری شادی دنیا میں لعنت اور آخرت میں عذاب بنجاتی ہے۔

جنگ پزل جُوا ہے

س : جنگ پزل کی تفصیل یہ ہے کہ اردو اور انگلش میں ذہنی سوالات شائع کئے جاتے ہیں ان کو علم اور ذہانت کی بنا پر حل کر کے ارسال کرنا ہوتا ہے اور ساتھ جنگ کا کوپن اور ۲ روپے فی حل فیس بھیجنا ضروری ہے جن اصحاب کے حل درست ہوئے یا ایک غلطی اور دو غلطیاں ہوئیں تو ان کی مقرر کی ہوئی رقم اُن میں تقسیم کر دی جائے گی!

ج : یہ سوالات کرنا ایک کاروبار بن گیا ہے ایک تو حل کرنے والا شخص جنگ کا پرچہ خریدے گا اور دوسرے ہر حل کے ساتھ دو روپے بھیجے گا اگر بیس ہزار حل بھی اُن کو پہنچ گئے تو چالیس ہزار روپے تو ان کو مل گئے اسی میں سے کچھ رقم تقسیم بھی کر دیں گے یہ ایک طرح کا جُوا ہے جو جائز نہیں۔ اگر حل کرنے والوں سے فیس طلب نہ کی جاتی تو یہ انعام ہوتا اور اس کو جائز کہا جاتا اب تو فی حل دو دو روپے بھیجنے والا تصور کرے کہ اس کے دو روپے فی حل ضائع گئے۔ یا اس کی لاٹری نکل آئی اگر کسی کو یہ انعام مل چکا ہو تو استعمال نہ کرے بلکہ کسی محتاج کو بغیر نیت صدقہ دیدے اور آئندہ کے لئے اس سے توبہ کرے۔

مسئلہ کی اصلاح

ہفت روزہ "ختم نبوت"، جلد ۷ شمارہ ۳۲ ص ۵ میں "نفل میں کئی نیتیں کرنا" کے عنوان سے حسب ذیل مسئلہ شائع ہوا تھا"

س : دو رکعت نفل میں آدمی زیادہ سے زیادہ نیتیں کر سکتا ہے یا کہ نہیں مثلاً دو رکعت نماز تحیۃ المسجد تحیۃ الوضو صلوٰۃ حاجت یا صلوٰۃ توبہ ؟

ج : یہ نماز الگ الگ پڑھنی چاہئے، نیتیں چاہے جتنی کرے ثواب تو دو ہی رکعت کا ملے گا"

میرے استاد محترم حضرت مولانا مفتی عبداللطیف مدظلہ العالی شیخ الحدیث جامعہ قاسم العلوم فقیروالی نے اس میں اصلاح فرمائی ہے حضرت کی اصلاح فرمودہ عبارت میں یہ جواب اس طرح پڑھا جائے۔

یہ الگ الگ نمازیں ہیں ان کو الگ الگ ہی پڑھا جائے گا لیکن اگر کسی مانع کی وجہ سے کبھی کسی ایک نماز میں مختلف نفلی نمازوں کی نیت کرے تو ہر ایک پر ثواب مرتب ہوگا

بھارت میں ردِ قادیانیت کے مشہور مناظر مولانا اسماعیل کٹکی سے ایک انٹرویو

حضرت مولانا محمد اسماعیل کٹکی صاحب مدظلہ العالی بھارت کے مشہور ومعروف مناظر ہیں۔ آپ قادیانیت کے خلاف ایک طویل عرصے سے بھارت میں کام کر رہے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی دعوت کے تحت سالانہ عالمی ختم نبوت کانفرنس میں خطاب کے لئے گزشتہ دنوں لندن تشریف لائے تھے۔ اور آپ کا قیام دفتر ختم نبوت لندن میں رہا۔ اسی دوران آپ سے جو انٹرویو لیا گیا۔ وہ قارئین کی نذر ہے۔

س: آپ کا سن ولادت کیا ہے؟

ج: ہمارے ہاں تاریخ لکھنے کا دستور نہ تھا والدین سے سنا ہے کہ میری پیدائش ۱۹۱۲ء کی ہے۔

س: مقام پیدائش کیا ہے؟

ج: صوبہ اڑیسہ۔ سیدوں کا قصبہ جس کو سونگڑہ کہا جاتا ہے۔ ہمیشہ دینی سیادت وقیادت اسی قصبہ سے ہوئی۔ میں بھی الحمدللہ سید ہوں اور اسی قصبہ کا رہنے والا ہوں۔

س: کہاں کہاں تعلیم حاصل کی؟

ج: پہلے شاہی مدرسہ مرادآباد پڑھتا رہا پھر میں دارالعلوم دیوبند داخلہ لے کر تعلیم حاصل کی۔

س: دیوبند سے کب فارغ ہوئے؟

ج: ۱۹۳۴ء میں حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی قدس سرہٗ سے دورہ پڑھا۔ سب سے پہلے اڑیسہ کے صوبہ میں دارالعلوم دیوبند سے فارغ ہونے والا میں ہوں۔

س: کون سے درجے سے دیوبند میں پڑھنا شروع کیا۔

ج: جب میں شاہی مدرسے میں پڑھتا تھا تو حضرت مدنی قدس سرہٗ سے مجھے والہانہ عقیدت ومحبت تھی اسی عقیدت ومحبت کی بنا پر میں دیوبند چلا آیا۔ اور درجہ ہدایہ میں داخلہ لیا۔

س: آپ نے اس درجہ کی کتب کن کن اساتذہ سے پڑھیں؟

ج: ہدایہ اولین مولانا قاری محمد طیب صاحب پڑھاتے تھے۔ مختصر المعانی مولانا مفتی عبدالسمیع صاحب ملا حسن، [illegible] اور مقامات حریری مولانا مفتی محمد شفیعؒ سے پڑھی۔

س: آپ کو میدان مناظرہ میں آنے کا شوق کیسے ہوا؟

ج: دارالعلوم دیوبند میں مشکوٰۃ کے سال حضرت مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوری رحمۃ اللہ علیہ سے مناظرہ پڑھا آپ قادیانی، آریہ سماج وغیرہ کے خلاف ان دنوں مناظرہ پڑھاتے تھے جناب کا کورس جب مکمل ہوا تو مجھے اس میدان میں آگے بڑھنے کا شوق ہوا۔

س: طالب علمی کے دور میں کچھ مناظرے اگر ہوئے ہوں تو ان کی روداد؟

ج: اسی سال دیوبند شہر کی ایک شوگر مل کے منیجر دہریے سے بات چیت ہوئی۔ بالآخر اس سے جب جواب نہ بن پڑا تو دارالعلوم دیوبند آکر اہلسنت والجماعت مسلک میں داخل ہوگیا۔ دیوبند شہر میں ڈپٹی گنج مقام پر آریہ سماج ہمیشہ جلسہ کیا کرتے تھے۔ ان کے بڑے بڑے مناظر وہاں آتے رہتے تھے آریہ سماج کے دو پنڈت کالی چرن اور رام چندر بہت مشہور تھے۔ رام چندر تو آدھے قرآن کا حافظ تھا۔ اور کالی چرن عربی پر مکمل عبور رکھتا تھا۔ رام چندر دہلی اور کالی چرن آگرے کا رہنے والا تھا۔ کالی چرن نے ایک کتاب لکھی تھی جو یہاں سے شروع ہوتی تھی۔

یا ایہا الکالی چرن ویدک دھرم

انہی دنوں آریہ سماج کا ایک بڑا جلسہ منعقد ہوا جس میں کالی چرن نے تقریر کی۔ ہم طلبہ بھی وہاں پہنچ گئے۔ اس نے ہمیں دیکھ کر اسلام کے خلاف تقریر شروع کر دی۔ اور تناسخ کا مسئلہ چھیڑ گیا کہ روح خدا اور مادہ تینوں قدیم ہیں۔ یہ بھی عیسائیوں کی طرح ایک مستقل تثلیث کے قائل ہیں۔ ہم نے کہا جب تینوں خدا اور تینوں قدیم ہیں اور ان کو برابر کی طاقت حاصل ہے۔ تو خدا کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ باقی پر حکومت کرے کوئی وجہ ترجیح بیان کرو۔ مجبور ہوکر کالی چرن نے کہا کہ جیسے انگریز ہم سب پر حکومت کر رہا ہے۔ ہم نے کہا ہندو بھائیو! انصاف کرو کہ گاندھی جی تو کہہ رہے ہیں کہ انگریز ظالم ہے مگر کالی چرن ان کو حکومت کا حق دے رہے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آریوں کے نزدیک ظالم خدا ہو سکتا ہے۔ اور خدا ظالم ہے۔ جو ظالم ہو وہ خدا نہیں ہو سکتا۔ اور جو خدا ہو وہ ظالم نہیں ہو سکتا۔ کالی چرن ان باتوں کا جواب نہ دے سکے۔ اور میدان مناظرہ سے بھاگ کر مندر میں جا گھسا ادھر مجمع میں شور مچ گیا کہ دارالعلوم دیوبند کے طلبہ نے کالی چرن کو لاجواب کر دیا۔ اور نعرے بلند ہوئے اسلام زندہ باد، اسماعیل زندہ باد۔

آہستہ آہستہ مجمع چھٹنے لگا اور طلبہ دارالعلوم پہنچے۔ یہ خبر آگ کی طرح پورے شہر میں پھیل گئی تمام اساتذہ کو پتہ چلا حضرت مولانا مرتضیٰ حسن نے مجھے خوب دعائیں دیں۔ دوسرے دن سنا کہ آریہ سماج اپنی اس خفت کو مٹانے کے لئے پنڈت رام چندر کو بلا رہے ہیں دو چار روز کے بعد وہ دیوبند پہنچ گیا۔ جہاں وہ ٹھہرا ہوا تھا میں چند طلبہ کے ساتھ پہنچ گیا۔ میں نے رام چندر پنڈت سے کہا کہ پنڈت کالی چرن نے ہمارے سوال کا جواب نہیں دیا۔ اگر آپ ہوتے تو جواب دیتے۔ اس نے کہا کہ تم اپنے استاد کو لاؤ اس سے بات ہوگی میں نے کہا کہ آپ پہلے مجھے مطمئن کریں۔ پھر آگے بات چلے گی۔ مگر وہ بھی جواب نہ دے سکا۔ اس سے اس پر ایسا رعب طاری ہوا۔ کہ وہ دوسرے دن جلسہ ہی نہ کر سکا۔

س:۔ دوران تعلیم دیوبند میں کوئی عجیب واقعہ پیش آیا ہو؟

ج:۔ میں نے اساتذہ کرام کو دیکھا کہ اگر کوئی کتابی مقام سمجھ نہ آتا۔ تو وہ شروع سے یا حضرت مدنیؒ کے پاس جا کر اس کو حل کر لیتے تھے۔ مگر وہ مولانا نبی حسن کا معاملہ جداگانہ تھا۔ میں ٹوہ میں رہا۔ کہ حضرت نہ کتاب کی شرح دیکھتے ہیں۔ نہ ہی حضرت سے پوچھتے ہیں کہ معاملہ کیا ہے ایک دفعہ میں پیچھے پیچھے چلا گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ مولانا نبی حسن قبرستان جا کر حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کی قبر پر چادر سر پر ڈال کر مراقبہ کر رہے ہیں تو میں سمجھ گیا۔

جب بھی کوئی مشکل مقام آتا تو آپ حضرتؒ کی قبر پر مراقب ہو جاتے۔ واپس آ کر کہتے طلبہ کرام نظر ثانیہ میں ابھی شرح صدر کئے دیتا ہوں۔

س:۔ آپ خصوصیت کے ساتھ ردّ قادیانیت کی طرف کیسے متوجہ ہوئے؟

ج:۔ دوران تعلیم ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ چھتے کی مسجد کی جانب جہاں دارالعلوم کی حد ختم ہو جاتی ہے۔ دوسری طرف محلات میں جہاں کمہار لوگ رہتے ہیں میں چند طلبہ کے ساتھ دارالعلوم سے نکل کر اس طرف سیر کو جا رہا تھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ مرزا قادیانی وہاں اوندھے منہ لیٹا ہوا ہے سر اس نے اٹھایا ہوا ہے۔ پاؤں قبلے کی طرف ہے۔ دونوں ہاتھ ہلا ہلا کر مر جانے والے کا راستہ روکنے کی کوشش کر رہا ہے۔ دور سے سنا تو معلوم ہوا کہ وہ بڑی چکنی چپڑی باتیں کر رہا ہے جب میں بالکل قریب پہنچا تو کہنے لگا میں "مسیح موعود ہوں"! میں نے کہا بکواس کرتا ہے۔

جب میں نے اس کی شکل غور سے دیکھی تو کالا بھجنگ منہ پر چیچک کے بڑے بڑے گڑھے آنکھوں سے اندھا، پتلیاں غائب دونوں ہاتھوں سے ٹٹول کر مجھے پکڑنے کی کوشش کرنے لگا۔ میں نے اس کے منہ پر تھوکا۔ اتنا تھوکا کہ اس کا سارا منہ بھر گیا۔ پھر میں نے خواب ہی میں دیکھا کہ میں اس کو روندتا اور پامال کرتا ہوا چلا گیا۔

میں اس خواب کی تعبیر کے لئے حضرت تھانوی قدس سرہٗ کی خدمت میں پہنچا۔ حضرت والا نے تسلی بخش جواب دیا۔ پھر حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب کو بتلایا۔ حضرت قاری صاحب نے آٹھ صفحے کا تعبیر نامہ لکھا۔ کچھ جملے اس طرح سے یاد پڑتے ہیں (۱) کہ تم نے اس کو دارالعلوم سے باہر دیکھا لہٰذا اس کا فتنہ دارالعلوم میں داخل نہ ہو گا۔ (۲) تم نے اسے اوندھے منہ پڑے دیکھا یہ جہنمی ہونے کی علامت ہے کیونکہ جہنمی اوندھے منہ جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ (۳) شروع میں اس نے چکنی چپڑی باتیں کیں۔ پھر اس نے اپنا دعوےٰ پیش کیا۔ یعنی اسی طرح وہ عوام کو گمراہ کرنے کا طریقہ اختیار کرے گا۔ (۴) دونوں طرف ہاتھ ہلا کر راستہ بند کرنے میں مصروف ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اسلام کے راستے کو تاویلات باطلہ کے ذریعہ بند کرنے کی کوشش کرے گا۔ (۵) تم نے دیکھا کہ اندھا ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی دونوں پتلیاں بھی غائب ہیں۔ یعنی ظاہری بصارت کے ساتھ اس کی باطنی بصیرت بھی ختم ہو گئی ہے۔ (۶) تم نے تھوک کر اس کے منہ کو بھر دیا یعنی تم اس پر غالب رہو گے۔

اس خواب کے دیکھنے کے بعد ردّ قادیانیت کا زیادہ شوق ہوا۔ سب سے پہلے میں نے نکاح آسمانی حصہ اول دوم کا مطالعہ کیا۔ پھر مرزا قادیانی کی تصنیفات کی ٹوہ میں لگ گیا۔

س:۔ دورے کے سال کے کچھ واقعات بتلائیں؟

ج:۔ ۱۹۳۴ء میرے دورے کا سال تھا۔ اسی سال شعبان میں احرار کانفرنس قادیان میں ہوئی۔ مجھے حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ سے بہت محبت تھی۔ ویسے بھی ہمارا اور حضرت بخاری کا نضیال ایک ہے۔ میں چاہتا تھا کہ کسی طرح قادیان پہنچ کر حضرت بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اکابر کے ردّ قادیانیت پر بیانات سنوں۔ اور قادیانیوں سے قادیانی کتابیں بھی لے آؤں۔ جوں جوں تاریخ قریب آ رہی تھی شوق ہمارا بڑھ رہا تھا۔

تا آنکہ کانفرنس سے دو دن پہلے میں مولانا عرض محمد کو ساتھ لے کر قادیان روانہ ہو گیا۔ ہم دونوں پہلے امرتسر پہنچے۔ وہاں مولانا ثناء اللہ سے ملاقات ہوئی۔ وہاں سے بٹالہ پہنچے۔ حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر فاتحہ پڑھی۔ جب ہم قادیان کے قریب پہنچے تو پولیس ہی پولیس نظر آئی۔ تو معلوم ہوا کہ قادیان میں دفعہ ۱۴۴ نافذ ہے کوئی شخص اندر داخل نہیں ہو سکتا تھا قادیان

کے گیٹ پر موٹے موٹے حروف میں لکھا ہوا تھا۔ "قادیان دارالامان من دخل کان امنا۔" قادیان کے متعلق ہائی اسکول کے سامنے گراؤنڈ میں کانفرنس تھی۔ انتظامات مکمل ہوچکے تھے مہمانوں کے لئے اسکول کی بلڈنگ کے کمرے مختص کئے گئے تھے۔

ہم کسی نہ کسی طرح قادیان میں داخل ہونا چاہتے تھے۔ قادیانی مینارے کو دیکھ کر ہم نے ایک بوڑھے سکھ سے پوچھا کہ یہ مینارہ کس کا ہے۔ اس نے کہا کہ یہاں مرزا کی قبر ہے۔ ہم نے کہا کہ کوئی خفیہ راستہ بتلائیں ہم وہاں پہنچنا چاہتے ہیں۔ اس نے کہا کہ اس نالے کے ساتھ ساتھ کھیتوں کی اوٹ آپ چلے جائیں سیدھے مینارے کے پاس پہنچ جائیں گے۔

ہم اس طرح چھپتے چھپاتے پہنچ گئے۔ وہاں ایک کتب خانے میں جانا ہوا۔ ازالہ اوہام، ضرورۃ الامام اور دیگر چار پانچ کتب نئے ایڈیشن کی مل گئیں وہیں ایک نوجوان نے قادیان گھمایا۔ اسی دوران ہمیں مرزا قادیانی آنجہانی کے عین گھر کے سامنے ایک سرمہ فروش کی دکان نظر آئی، اس پر ایک بورڈ لگا ہوا تھا جس پر "لا الہ الا اللہ احمد نور رسول اللہ" لکھا ہوا تھا۔ بڑی حیرانی ہوئی۔ اندر داخل ہوئے دیکھا کہ ایک نک سرا شخص سرمہ گھوٹ رہا ہے۔ ناک پر کالے ربڑ کا گندا سا ٹکڑا رکھا ہوا ہے میں نے پوچھا آپ کیا ہیں؟ کہا میں پیغمبر ہوں (نعوذ باللہ) میں نے پوچھا کیا آپ پر "وحی" بھی اترتی ہے؟ کہنے لگا ہاں! (نعوذ باللہ) میں نے پوچھا کہ کوئی کتاب آپ پر اتری ہے؟ کہنے لگا ہاں! میں نے ایک کتاب لکھی ہے۔ اور جلدی سے اس نے اپنا ٹریکٹ پکڑا دیا جس کا عنوان تھا "کلام احمد اجل" اس کو پڑھنا شروع کیا تو کہا "اے احمد نور اگر تجھے میں پیدا نہ کرتا تو نہ آسمان پیدا کرتا نہ زمین" وغیرہ۔ ذالک من الخرافات۔ میں نے کہا کہ مرزا قادیانی کے بارے آپ کا کیا خیال ہے؟ کہنے لگا۔ انہی کا تو شاگرد ہوں اور انہی کی پیروی میں مجھے نبوت ملی ہے۔ میں نے کہا اچھا تو پھر آپ نے اپنا سائن بورڈ علیحدہ کیوں لگایا ہوا ہے تو کہنے لگا "ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء"۔ مجھے بڑی ہنسی آئی۔ بالآخر ہم اس کی بے تکی باتیں سن کر باہر نکل آئے اور اسی راستے سے واپس جلسہ گاہ پہنچ گئے۔

س:۔ کانفرنس کی کچھ خاص باتیں آپ کو یاد ہوں؟۔

ج:۔ ایک عظیم الشان کانفرنس تھی حضرت مدنی، امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی، مولانا ظفر علی خان کے علاوہ بہت سے اکابر تشریف لائے ہوئے تھے۔ جلسے کے دوسرے دن ہم بھی اسٹیج پر پہنچ گئے۔ اسی دوران محمدی بیگم کا ڈرامہ منگوایا گیا؟ تاکہ مرزا قادیانی کی محمدی بیگم والی پیشگوئی کا جھوٹ سب کے سامنے آشکار ہو جائے۔

دوسرے دن شام کو ہم وقت نکال کر پھر اسی خفیہ راستے سے قادیان پہنچ گئے۔ قادیانی مینارے پر چڑھ گئے۔ اس کی کل ۵۲ سیڑھیاں ہیں جونہی ہم نیچے اترے میرے ساتھی مولانا عرض محمد نے نعرہ لگایا ہے کوئی ہم سے مناظرہ کرنے والا؟ اور میں نے رد قادیانیت پر تقریر شروع کر دی۔ قادیانی بڑے حیران ہوگئے کہ یہ دو آدمی کہاں سے اندر پہنچ گئے اتنے میں قادیانیوں کا نام نہاد مفتی صادق آپہنچا۔ میں نے اس سے بات چیت شروع کر دی۔ وہ جواب نہ دے سکا تو سرور شاہ کو قادیانی بلا لائے اس سے مناظرہ جاری تھا آخرکار پولیس منگوائی گئی۔ ہم دونوں کو قادیان سے نکال دیا گیا۔

س:۔ اس دوران قادیان میں مسلمان کتنے رہتے تھے اور ان کی مالی حالت کیسی تھی۔

ج:۔ مسلمانوں کی اس وقت وہاں تقریباً ۴۔۵ مساجد تھیں مسلمان کئی گھرانے تھے مگر سب کمزور اور غریب تھے۔ ہمیں قادیان میں ایک بوڑھے مسلمان سے ملاقات ہوئی۔ اس نے کہا کہ میں نے مرزا قادیانی کو دیکھا ہے وہ بدمعاش تھا مگر محمود اس سے بڑا بدمعاش ہے۔

س:۔ دوبارہ آپ کتنی مرتبہ قادیان گئے؟

ج:۔ ایک مرتبہ جب مولانا محمد حیات قادیان میں تھے دوسری مرتبہ برصغیر کی تقسیم کے بعد ۱۹۷۴ء میں جانا ہوا۔ قادیانی تھوڑے رہ گئے ہیں۔ چھوٹا سا ایک محلہ احمدیہ ہے۔ باقی ان کی بڑی بڑی تمام کوٹھیاں اور مکانات سکھوں کے قبضے میں ہیں۔

س:۔ آپ نے باقی قادیانی کتب کہاں سے حاصل کیں؟

ج:۔ کانفرنس سے فراغت کے بعد جب ہم امرتسر پہنچے وہاں فرید چوک میں ایک شخص پرانی کتابوں کا بیوپاری تھا۔ وہیں خطبہ الہامیہ پر نظر پڑی میں نے کہا کہ یہ کتنے کی ہے اس نے موٹی گالی دے کر کہا کہ یہ مردود قادیانی کی ہے۔ اس کو لے کر کیا کرو گے میں نے مقصد بتلایا تو اس نے پورا سیٹ ۵۰ روپے میں دے دیا۔ یہ وہی روپے جو حضرت مدنیؒ نے کانفرنس کے دوران مجھے دیئے تھے حضرت نے جیب میں ہاتھ ڈالا تھا جتنے نکلے بغیر گنے مجھے دے دیئے تھے۔ یہ حضرت کی کرامت تھی پھر مولانا ثناء اللہ سے ملاقات کی۔ انہوں نے کتابیں دیکھیں تو حیران رہ گئے حضرت نے ایک کتاب جو آپ کے لئے ضروری تھی وہ رکھ لی اور اپنی کتابوں کا پورا سیٹ مجھے دیا۔ یہاں حضرت سے رخصت ہو کر دیوبند روانہ ہو گیا۔ دوسرے دن بخاری کے درس میں حضرت مدنیؒ نے فرمایا اسماعیل! آج شام عصر کے بعد تمام

اساتذہ اور طلباء میں کانفرنس کی کارگزاری سنائیں گے چنانچہ میں نے تفصیلات کے ساتھ معرکے بعد کانفرنس کے حالات سنائے۔

س:۔ آپ کے صوبے میں قادیانیوں کی تبلیغ کے سلسلے میں روک تھام کب کی گئی؟

ج:۔ ابتداً ہی سے مولانا رحمت اللہ مونگیروی نے صوبہ بہار اور اڑیسہ قادیانیت کی روک تھام کے بھرپور کام کیا۔ آپ نے اس سلسلے میں سو کے قریب کتابیں لکھیں۔ اگر مولانا مونگیروی نہ ہوتے تو اڑیسہ، آسام، بنگال، بہار میں ایک بھی مسلمان نہ ہوتا۔

س:۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد تبلیغی اور سیاسی خدمات؟

ج:۔ جب فارغ ہوا تو سوچا کہ اگر کوئی شخص ۵ روپے ماہانہ کا ذمہ لے لے تو میں دینی تبلیغی کام مفت انجام دوں مگر کوئی سبیل نہیں نکلی۔ ایک دن خیال آیا کہ سکول میں تعلیم دینے کا سلسلہ شروع کر دوں۔ آخر کار سیکنڈ مولوی کا عارضی پوسٹ مل گیا یہ ایک سرکاری نوکری ہوتی ہے۔ پھر ۱۹۳۶ء میں ملی اسی سال یکم اپریل کو اڑیسہ مستقل صوبہ بن گیا۔

س:۔ سلسلہ ازدواج میں کب منسلک ہوئے۔

ج:۔ میرا پہلا نکاح سارودہ بل کے ضمن میں ہوا۔ مگر دوسرے ہی سال میری اہلیہ کا انتقال ہو گیا۔ دوسرا نکاح ۱۹۳۸ء یکم جنوری ۱۹۳۸ء کو ہوا۔ جب جمعیت علماء ہند کا اجلاس سونگڑہ میں منعقد ہوا۔ یہ پہلا اجلاس جو انتہائی منظم باشان طریقے سے منعقد ہوا۔ اس میں حضرت شیخ العرب والعجم مولانا مدنی کے علاوہ مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی سحبان الہند مولانا احمد سعید کے علاوہ دیگر اکابر تشریف لائے حضرت مدنیؒ نے اسی اجلاس میں میرا رشتہ طے کر کے نکاح کرا دیا۔ نکاح دوسرے عالم نے پڑھایا خود نہ پڑھایا۔ اس لئے کہ میرے نکاح کا مہر تین ہزار روپے تھا جبکہ حضرت مدنی مہر فاطمی والا نکاح پڑھاتے تھے۔ نیز سفید کھدر کے کفن کے بغیر جنازہ نہیں پڑھاتے تھے نیز کسی داڑھی منڈے کی دعوت قبول نہیں کرتے تھے۔ اور عام جلسوں میں داڑھی رکھنے کی بیعت لیتے تھے۔

س:۔ رد قادیانیت کے سلسلے میں پھر آپ نے کام کب شروع کیا؟

ج:۔ ۱۹۴۷ء میں حضرت مدنی قدس سرہ نے مجھے استعفیٰ دلایا۔ آپ نے فرمایا کیا تجھے اسی لئے پڑھایا تھا کہ تو اسکول میں نوکری کرے میں نے عرض کیا کہ اس کام کو کرنے کے لئے مجھے سب کچھ چھوڑنا پڑے گا حضرت نے اس کی اجازت مرحمت فرمائی۔ انجمن تبلیغ الاسلام سونگڑہ میں قائم کی اور کام شروع کیا گیا۔ ۱۹۴۷ء انتہائی ابتلاء کا دور تھا۔ اس کے بعد قادیانیوں کی سرگرمیاں زیر زمین چلی گئیں۔

س:۔ قادیانیوں سے اگر مناظرے ہوئے تو ان کی اجمالی رپورٹ؟

ج:۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد ۱۹۳۵ء میں ایک قادیانی مبلغ محمد حنیف کشمیری نامی ہمارے ضلع تبلیغ کر رہا تھا جب وہ سونگڑہ سے دس میل دور بستی اسی پہنچا تو ہمیں پتہ چلا۔ ہم وہاں پہنچے مناظرہ ہوا۔ ہم نے عوام سے کہا کہ دیگ کے ایک چاول سے چاولوں کی حالت معلوم ہو جاتی ہے ہم قادیانی سے کہتے ہیں کہ وہ اپنی دلیل پیش کرے۔ ہم اس سے صرف ایک ہی سوال کریں گے۔ قادیانی نے اپنی نوٹ بک لوکان موسیٰ وعیسیٰ حیین والی دلیل پڑھی۔ ہم نے عوام سے کہا کہ وہ اس سے سند پیش کرنے کا مطالبہ کریں چنانچہ عوام نے جب مطالبہ کیا تو وہ میدان مناظرہ چھوڑ کر بھاگ کھڑا ہوا۔

ایک مناظرہ موضع مجدرک ضلع بالیسر اڑیسہ میں غلام احمد مجاہد سے ۱۹۴۳ء میں ہوا تھا جسے مرزا محمود نے بھیجا تھا مرزا محمود نے مجھے رجسٹری جواب دیا تھا۔ اس میں لکھا تھا کہ میں اپنے نمائندے کو بھیج رہا ہوں۔ اس کی فتح میری فتح اور اس کی شکست میری شکست ہو گی چنانچہ مناظرہ ہوا۔ غلام احمد مجاہد کو عبرتناک شکست ہوئی۔ اور وہ ۲۲ دن تک بے ہوش رہا۔

ایک معرکۃ الآراء یادگار اور تاریخی مناظرہ نومبر ۱۹۶۲ء میں قصبہ یادگیر ضلع گلبرگہ (میسور) میں ہوا۔ جس میں کافی تعداد میں مسلمانوں نے شرکت کی تھی قادیانیوں کی طرف سے محمد سلیم مناظر تھا۔ یہ مناظرہ تحریری تھا جو تین روز تک جاری رہا مناظرہ کی تشہیر کے سلسلے میں نہ صرف انڈیا کے اخبارات و رسائل نے حصہ لیا بلکہ بیرون ہند کے رسائل و اخبارات نے بھی اس مناظرہ کی تشہیر کی۔ اس مناظرہ میں مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے عظیم الشان کامیابی عطا فرمائی۔ مناظرہ کے صدر جناب بشو ناتھ ریڈی ایڈووکیٹ تھے انہوں نے کمال دیانتداری اور غیر جانبداری سے اس فرض کو انجام دیا۔

اس مناظرہ کے فوراً بعد پانچ افراد نے مع خاندان کے اسلام قبول کیا۔ اس کے بعد ۹ اشخاص یکے بعد دیگرے مرزائیت سے تائب ہوئے۔ ان میں خصوصیت سے مولوی عبدالقادر جو عرصے سے مرزائی مبلغ تھے۔ اور باقاعدہ تنخواہ پاتے تھے انہوں نے مرزائیت کی وکالت ترک کر دی۔ اور مرزا قادیانی پر لعنت بھیج کر دامن مصطفیٰ میں پناہ لی۔

اس مناظرے کا ایک اثر یہ ہوا کہ قادیانیوں کا سولہ رکنی وفد ۱۹۶۵ء میں حج کے لئے جا رہا تھا۔ جس کے سلسلے میں علماء اسلام کلکتہ سے ایک یادداشت عرب میں شاہ فیصل کو روانہ کی تھی چنانچہ

اس بناء پر بھی سعودی ویزا آفس نے اس قادیانی وفد کو ویزا دینے سے انکار کر دیا۔

حال ہی میں ایک مناظرہ کوکنور ضلع کھم آندھرا پردیش میں ہوا۔ اس مناظرے کے سلسلے میں ۳۰ جون ۱۹۸۸ء کو ایک اگریمنٹ ۵ روپے کے اسٹامپ نامہ پر ہوا تھا۔ اس میں رفیق احمد طارق اور غلام احمد قادر قادیانیوں کی طرف سے اور عبدالجبار اور عنایت اللہ مسلمانوں کی طرف سے فریق تھے۔ اور یکم اگست ۱۹۸۸ء کو مناظرے کے بارے میں معاہدہ ہوا۔ جس کا متن حسب ذیل ہے۔

فریق نمبر ۱۔ "ہم رفیق احمد طارق و غلام احمد قادر بتاریخ ۸۸-۷-۳۰ یہ عہد کر رہے ہیں کہ ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی جو کچھ اپنی کتب میں لکھا ہے مثال کے طور پر مسیح موعود اور مہدی موعود اور مثیل محمد جو کچھ بھی انہوں نے دعاوی کئے ہیں انہیں قرآن و حدیث کی روشنی میں صحیح ثابت کریں گے اور اس کے لئے ہم پیر کے روز یکم اگست ۱۹۸۸ء کو مع اپنے علماء کے بمقام کوکنور ضلع کھم میں حاضر ہو جائیں گے اگر ہم ثابت نہ کر سکیں قرآن کے دعاوی کو چھوڑ دیں گے۔ دستخط خاکساران عارفین احمد طارق و غلام احمد قادر ۸۸-۷-۳۰

۲۔ ہم یعنی عبدالجبار اور عنایت اللہ رشیدی خطیب جامع مسجد بلند و ماسٹر محمد زبیر صاحب جنہوں نے کہ آج احمدی خادمان سے بحث و مباحثہ اس روز پیر مع اپنے علماء بحث و مباحثہ کے لئے ضرور حاضر ہوں گے۔ دستخط عبدالجبار، عنایت اللہ محمد زبیر ۸۸-۷-۳۰

چنانچہ اس معاہدے کے تحت میں مع مولانا مفتی غیاث الدین (جو حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب کٹکی کے سفر لندن میں بھی شریک سفر ہیں۔ ناقل) قصبہ کوکنور پہنچے۔ سیلاب کی وجہ سے کافی وقت پیش آئی۔ مگر بایں ہمہ ہم یکم اگست مغرب کے قریب پہنچ ہی گئے۔ قادیانی حضرات کسی طرح سے بھی مناظرے کے لئے تیار نہ تھے اور کہہ رہے تھے کہ یہ اگریمنٹ زبردستی لکھوایا گیا ہے۔ مگر جج گاؤں کے سرپنچ ایک ہندو کے سامنے یہ معاہدہ ہوا تھا۔ اس نے آپس آ کر ان کے سامنے گواہی دی کہ یہ معاہدہ خود میرے گھر میں فریقین کی رضا مندی سے ہوا۔ اس وقت کسی پر زبردستی نہیں کی گئی تھی۔ ان کا شور مچانا کہ دھمکا کر یا زبردستی لکھوایا گیا ہے سراسر غلط ہے۔ چنانچہ چار و ناچار قادیانی مناظرے پر مجبور کئے گئے۔

۲ اگست کو کھلا مناظرہ ہوا جس میں مولانا محمد اسماعیل کٹکی نے عوام کے سامنے (جس میں ہندو بھی تھے) یہ اگریمنٹ پڑھ کر سنایا، اور قادیانیوں کی کتاب تذکرہ جس کو وہ وحی مقدس سمجھتے تھے، ہاتھ میں لے کر مجمع کو دکھایا اور کہا کہ یہ ان کی کتاب جس کو یہ قرآن کا درجہ دیتے ہیں۔ اور قرآنی نام تذکرہ اس کا نام رکھا ہے۔ اس میں مرزا لکھتا ہے کہ میں خدا ہوں۔ میں خدا کا باپ ہوں۔ قرآن مجید اللہ کا کلام اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔ ان تمام الہامات مرزا کو قرآن و حدیث سے ثابت کیجئے۔ قادیانی مناظر کی جب باری آئی تو وہ بوکھلایا ہوا تھا کہنے لگا کہ ہم پر یہ سراسر الزام ہے کہ ہم اسے قرآن سمجھتے ہیں۔ اس کے جواب میں مولانا نے فرمایا اگر تم اس کو قرآن نہیں سمجھتے تو مجھے لکھ دو کہ ہم اسے قرآن نہیں سمجھتے مگر باوجود اصرار کے انہوں نے لکھ کر نہ دیا۔ جس کا مجمع اور غیرمسلم حضرات پر بڑا اثر ہوا۔ میں نے کہا اچھا اگر تم لکھ کر نہیں دیتے تو کم از کم اتنا لکھ کر دے دو کہ مرزا قادیانی نے جو اپنی کتابوں میں لکھا ہے ہم اسے صحیح سمجھتے ہیں۔ قادیانی مناظر اور دیگر قادیانیوں نے اس امر کا زبانی اقرار تو کیا۔ مگر جب لکھنے کے لئے کہا گیا تو یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ہم کہتے تو ہیں مگر لکھ کر نہیں دیں گے جس پر پورا مجمع بے ساختہ ہنس پڑا۔ لوگوں نے کہا کہ ان کے قول و فعل میں تضاد ہے اور انہیں مرزا کے کہے ہوئے الفاظ کے لکھنے کی جرأت نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ بالکل جھوٹے ہیں۔ اور حقانیت بالکل نہیں ہے۔ اس پر اے ایس آئی سب انسپکٹر نے فوراً کہا کہ ایسا مناظرہ اگر دس دن بھی ہو تب بھی فیصلہ نہیں ہو گا۔ یہ قادیانی لوگ عجیب ہیں میں خود حیران ہوں کہ زبان سے تو کہتے ہیں مگر لکھ کر نہیں دیتے۔ یہ لوگ جھوٹے ہیں۔ ان سے مناظرہ کرنا بالکل بے کار ہے۔ اسی اثناء میں نوجوانوں نے قادیانیت کے خلاف نعرے بلند کئے۔ کہ قادیانیت جھوٹ کا نام ہے۔ وغیرہ اے ایس آئی قادیانیوں سے کہا چلو یہاں سے نکلو اور مناظرہ ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔ اور قادیانیوں کو بحفاظت وہاں سے نکال کر لے گیا۔ سارے مسلمان اور ہندو دیکھتے رہے۔ میں نے پھر قادیانیت کی رد میں مجبوراً تقریر کی جس کا مقامی تلگو زبان میں ترجمہ ہو رہا تھا۔ آخر میں لوگوں نے وعدہ کیا کہ ہم قادیانیوں کو اپنی بستی میں گھسنے نہیں دیں گے۔

س:۔ اب تک آپ کے قادیانیوں سے کتنے مناظرے ہو چکے ہیں؟

ج:۔ کوئی ۱۵-۲۰ کے قریب ہو چکے ہیں۔

س:۔ کتنے قادیانی آپ کے ہاتھ پر آج تک اسلام قبول کر چکے ہیں؟

ج:۔ تقریباً (۸) آٹھ ہزار۔

س:۔ کیا مولانا لال حسین اختر جو ہماری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے چوتھے امیر رہے ہیں ان سے آپ کی

باقی صفحہ ۲۸ پر

کچھ مرزا صاحب کی دماغی حالت کے بارے میں

محمد افضل ...... ملتان

بزرگوں کا قول ہے کہ کسی پیچ، گھٹیا، کمینے بداخلاق شخص سے بحث کرنا بہت بڑی بے وقوفی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بزرگوں کا یہ بھی بیان ہے کہ جب کسی شخص کے کافر ہونے کے بارے میں کوئی شک نہ رہے تو اس شخص سے اس کے حق پر ہونے کے بارے میں دلائل طلب کرنا اور بحث کرنا نہ صرف فضول ہے بلکہ گناہ بھی ہے۔

ان باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے جب میں اسلام کے سنہری اصولوں پر نظر ڈالتا ہوں تو مجھے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص تمہارے منہ پر تھپڑ مارے تو تم بھی اس کے منہ پر تھپڑ مارو مگر اتنی ہی قوت سے۔

قادیانی اسلام، خدا اور رسول پاک کی شان میں گستاخی پر گستاخی کر رہے ہیں۔ یہ سب مسلمانوں کے منہ پر طمانچہ ہے۔ اب ان کو ذلیل، پیچ اور گھٹیا کہہ کر چھوڑ دینا مناسب نہیں۔ ضروری ہے کہ ان کے تھپڑ کا جواب تھپڑ سے دیا جائے، مگر ہم اپنا تھپڑ ان کے منہ پر مار کر اپنے ہاتھ ناپاک نہیں کرنا چاہتے، ان کا تھپڑ ان کے منہ پر ہی ٹھیک لگے گا۔ چنانچہ ہم مرزا غلام قادیانی اور اس کے چیلوں کی چند تحریریں درج کرتے ہیں، جس سے مرزا کی دماغی حالت کا بخوبی اندازہ ہو جائے گا اور یہ معلوم ہو جائے گا کہ مرزا دماغی طور پر کیا تھا، خود مرزا اور اس کے چیلوں کی تحریریں اس کے دماغی کل پرزے ڈھیلے ہونے کا ثبوت ہیں۔ مرزا قادیانی کا بیٹا بشیر قادیانی سیرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ ۱۲۶ پر لکھتا ہے:

"جرابیں آپ سردیوں میں استعمال فرماتے اور ان پر مسح فرماتے۔ بعض اوقات زیادہ سردی میں دو دو جرابیں اوپر تلے چڑھا لیتے۔ مگر بارہا جراب اس طرح پہن لیتے کہ وہ پیر پر ٹھیک نہ چڑھتی، کبھی تو سر آگے لٹکتا رہتا اور کبھی جراب کی ایڑی کی جگہ پیر کی پشت پر آ جاتی اور کبھی ایک جراب سیدھی دوسری الٹی۔"

سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ ۶۷ پر لکھتا ہے:

"خاکسار عرض کرتا ہے کہ آپ (مرزا قادیانی) معمولی نقدی وغیرہ اپنے رومال میں جو بڑے سائز کا ململ کا ہوا تھا، باندھ لیا کرتے تھے اور رومال کا دوسرا کنارہ واسکٹ کے ساتھ سلوا لیتے یا کاج میں بندھوا لیتے اور چابیاں ازار بند کے ساتھ باندھ لیتے جو بوجھ سے بعض اوقات لٹک آتا تھا۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود ریشمی ازار بند استعمال فرمایا کرتے تھے کیونکہ آپ کو پیشاب جلدی جلدی آتا تھا اس لئے ریشمی ازار بند رکھتے تھے تاکہ کھلنے میں آسانی ہو اور گرہ بھی پڑ جائے تو کھولنے میں دقت نہ ہو، سوتی ازار بند میں آپ سے بعض وقت گرہ پڑ جاتی تھی تو آپ کو بڑی تکلیف ہوتی تھی۔"

جلال الدین شمس قادیانی "منکرین خلافت کا انجام" صفحہ ۹۶ پر لکھتا ہے:

"ایک دفعہ ایک شخص نے بوٹ تحفہ میں پیش کیا۔ آپ (مرزا) نے اس کی خاطر سے پہن لیا، مگر اس کے دائیں بائیں کی شناخت نہ کر سکتے تھے۔ دایاں پاؤں بائیں طرف کے بوٹ میں اور بایاں پاؤں دائیں طرف کے بوٹ میں پہن لیتے۔ آخر اس غلطی سے بچنے کے لئے ایک طرف کے بوٹ پر سیاہی سے نشان لگانا پڑا۔"

اخبار الحکم قادیان ج ۳۸ ص ۶ مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۳۵ء کی اشاعت میں لکھا ہے:

"شیخ رحمت اللہ یا دیگر احباب اچھے اچھے بوٹ لے کر آتے تو آپ ان کو پہنتے۔ حضور کبھی تیل سر مبارک میں لگاتے تو تیل والا ہاتھ سر مبارک اور داڑھی مبارک سے ہوتا ہوا بعض اوقات سینے تک چلا جاتا تا قیمتی کوٹ پر دھبے پڑ جاتے۔"

بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (یعنی والد صاحب) کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹریا کا دورہ بشیر اول کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا۔" سیرۃ المہدی حصہ دوم صفحہ ۵۵ پر لکھا ہے:

"ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹریا ہے بعض اوقات آپ مراق بھی فرمایا کرتے تھے۔"

مرزا غلام قادیانی مکتوبات احمدیہ جلد پنجم ص ۳ صفحہ ۲۱ مجموعہ مکتوبات میں لکھتا ہے:

"مکرمی اخویم سلمہ! میرا حافظہ بہت خراب ہے اگر کئی دفعہ کسی کی ملاقات ہو تب بھی بھول جاتا ہوں۔ یاد دہانی عمدہ طریقہ ہے۔ حافظہ کی یہ ابتری ہے کہ بیان نہیں کر سکتا۔ خاکسار غلام احمد از صدر انبالہ احاطہ ناگ پھنی۔"

رسالہ ریویو قادیان بابت مئی ۱۹۲۷ء میں یہ الفاظ شائع ہوئے:

"حضرت (مرزا) صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر، درد سر، کمی خواب، تشنج دل، بدہضمی، اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھا۔"

"مفتی محمد صادق قادیانی منظور وصال مندرجہ اخبار الحکم قادیان خاص ۲۱ مئی ۱۹۳۴ء میں لکھتا ہے:

"ایک دفعہ کا واقعہ مجھے یاد ہے جبکہ عیسائی دشمنوں نے حضور پر مقدمہ اقدام قتل کا بنایا اور مسلمان مولوی صاحبان بھی ... کے لئے آئے تو ... دن ... اس سے قبل

باقی ص ۲۶ پر

رواج و رسم کو توڑو سماج کو بدلو !

ایک مسلمان ـــــ مدراس

کہاں ہے اب وہ محبت کہاں ہے اب وہ غیرت
یہ ہے آج کل کی شادی کہ ہے اک تجارت

جہیز مانگ کر رسوا کرو نہ ملّت کو
تم اپنے دین ترجیح دو نہ دولت کو

یہ جاننا ہو کہ کیا ہے مہر کا منشا
تو دیکھ لو کہ ہوئی کیسے شادیٔ زہرا

جہیز دینا اگر لازمی رہا ہوتا
تو چاروں بیٹی کو سرکارؐ نے دیا ہوتا

میرے عزیزو! نہ پہنو لبادہ شہرت کا
ملے گا حشر میں ورنہ لباس ذلت کا

نہ جب ہے ذوقِ تلاوت نہ شوقِ سجدہ ہے
تو کیسی طاق بھرائی ہے رات جگا کیا ہے

یہ منگنی چوتھی کی رسمیں کہاں سے لاتے ہو
فضول بوجھ سروں پہ کیوں اٹھاتے ہو

براتیوں کا یہ جمِ غفیر کیا ہے
یہ کیسے لوگ ہیں ذہن و ضمیر کیا ہے

یہ ناچ گانے یہ باجے پٹاخے ہنگامے
یہ تم نے اوڑھ لئے بدعتوں کے کیوں جامے

کہاں سے آئی ہے جانے یہ رسم آنگن کی
نہ دلفگار ہوں رشتوں کے پاک دامن کی

عجیب رسم عزیزو ہے منہ دکھائی بھی
اسی بہانے سے ہوتی ہے خود نمائی بھی

عقیقہ اور ولیمہ تو چھوڑ جاتے ہو
چھٹی و سالگرہ شوق سے مناتے ہو

یہ حد ہے دعوتِ میت بھی لوگ کرتے ہیں
انہیں کھلاتے نہیں بھوک سے جو مرتے ہیں

یہ کیا! خرچ بھی کرو اور گناہ بھی پاؤ
خدا کے واسطے اب بھی تو ہوش میں آؤ

ہے اعتدال پہ چلنا ہی طرزِ انسانی
فضول خرچ تو کرنا ہے کارِ شیطانی

خراب و خستہ معیشت ہے اور گرانی ہے
ابھی بھی تم پہ مگر نشۂ جوانی ہے

کہیں یہ موج پہ مستی تمہیں نہ لے ڈوبے
کہیں یہ رسم پرستی تمہیں نہ لے ڈوبے

یہ کس کی آنکھیں ہیں جن سے لہو برستے ہیں
یہ کس کے ہاتھ ہیں مہندی کو جو ترستے ہیں

کہاں سے آتی ہے دیکھو یہ سسکیوں کی صدا
یہ کس کی بیٹی ہے کس کی بہن ہے سوچو ذرا

تم آج اپنے فرائض سے کتنے غافل ہو
کہیں عذاب الٰہی نہ تم پہ نازل ہو

خدا کے سامنے تم کو جواب دینا ہے
ہر ایک شے کا مکمل حساب دینا ہے

تمہیں ہے واسطہ خیر البشرؐ کی سنت کا
تمہیں ہے واسطہ حسنین کی شہادت کا

حسب نسب پہ نہ جاؤ مزاج کو بدلو
رواج و رسم کو توڑو سماج کو بدلو

بشکریہ ہفت روزہ نقیب پھلواری (انڈیا)

روٹی تو کما کھائے مچھندر

مرزا محمود آنجہانی کارندۂ شیطانی کا ایک ڈھونگ

قادیان کی بستی خدا کے انوارات نازل ہونے کی جگہ ہے اس گلیوں میں برکت رکھ دی گئی ہے اس کے مکانوں میں برکت رکھی گئی ہے اس کی ایک ایک اینٹ آیت اللہ بنائی گئی ہے

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۶ نمبر ۵۱ - ۵۳ مورخہ یکم جنوری ۲۹ء)

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(اخبار الفضل قادیان جلد نمبر ۱۰ نمبر ۶۶ مورخہ ۱۹ اردسمبر ۱۹۲۲ء)

آپ نے قادیانی پیشوا مرزا محمود کا فریب دیکھئے کہ باپ دادا کی زمین کو اچھے داموں فروخت کرنے کا کیا ڈھونگ رچایا ہے "اس گلیوں میں برکت رکھی گئی ہے" کے فقرے ہی کو لے لیں تو معلوم ہوگا کہ وہ گلیاں اب تک جن کے نام ہندوؤں اور سکھوں پر ہی ہیں وہ برکتیں بھر رہے ہیں۔ مرزا محمود کے سالے اور ہم زلف اینٹوں کا کاروبار کرتے تھے اور سنا گیا ہے کہ ان کے اینٹوں کے بھٹے بھی تھے جو پارٹیشن میں چھوڑنے پڑے اینٹوں کو اچھے داموں فروخت کرنے کا طریقہ استعمال کیا سنیے۔ "اس کی ایک ایک اینٹ آیت اللہ بنادی گئی۔

اب قادیان کی صفائی کروانے کی تجویز ملاحظہ ہو آپ بھی سنیے۔

۲۔ میں اپنے مریدوں کو ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالنے کا جو مطالبہ کر رہا ہوں اور پہلے قادیان والوں کو لیتا ہوں (قادیان کی صفائی جو کروائی تھی) یہاں احمدی محلوں میں جو اونچے نیچے ڈھیر گڑھے پائے جاتے ہیں گلیاں صاف نہیں، نالیاں گندی رہتی ہیں بلکہ بعض جگہ تو نالیاں موجود ہی نہیں اور رجوا ور ڈیٹرز ہیں وہ سروے کریں جہاں جہاں پانی گندہ جمع رہتا ہے اسے نکالنے کی کوشش کریں اور ایک ایک دن مقرر کر کے سب مل کر محلوں کی صفائی کریں

(حکم میاں محمود قادیانی آنجہانی اخبار الفضل جلد نمبر ۲۲ نمبر ۷۰ مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۳۴ء)

قارئین کرام نے مرزا محمود قادیانی ——— کی خود غرضی اور دولت کی ہمیشہ کا اندازہ کر لیا ہوگا۔ قادیان کی مفت صفائی کروائی جا رہی ہے لوگوں کے جذبات اُبھار کر تاکہ قادیان صاف ہو اور اچھے داموں زمین اور مکان فروخت ہو سکیں۔ بعض جگہ نالیاں نہیں" کو اگر لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ گاؤں میں عموماً نالیاں نہیں ہوتیں لوگ بجریاں کو جگہ جگہ فارغ ہونے کے لئے بٹھا دیتے ہیں آپ فریب کا اندازہ کریں۔ حوالہ نمبر ایک میں کہتے ہیں "گلیوں میں برکت رکھی گئی ہے اور حوالہ نمبر ۲ میں کہتا ہے "گلیاں صاف نہیں ہیں اور نالیاں گندی رہتی ہیں" میاں محمود کے ڈھونگ

زمانے کے لوگ کتنے سیدھے اور ان پڑھ تھے کہ اس کے جھکے میں آگئے انہوں نے قادیان کو اسے صاف کر دیا جیسے ہمارے پاکستان میں سکھ گرنتھی بابا گورونانک کے صد سالہ جشن پر شیخوپورہ سے ننکانہ صاحب تک جھاڑو دیتے صفائی کرتے چلے جاتے ہیں۔

نظر اور دھوپ کے
چشمے
شفقت آپٹیکس
ہول سیل اور ریٹیل
بالمقابل کیپری سینما
الامنہ پلازہ
ایم اے جناح روڈ کراچی
فون — ۱۳۹۵۷

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے معمولات مبارکہ پر سب سے پہلی جامع اور مستند کتاب
عمل الیوم واللیلۃ
امام احمد بن شعیب النسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ المتوفی ۳۰۳ھ
نبوی لیل و نہار
اردو ترجمہ: مولانا محمد اشرف فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان
ناشر: مکتبہ حسینیہ

نونہالانِ ختم نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلباء و طالبات کا صفحہ

جہاد احادیث کی روشنی میں

ملک ذوالفقار احمد منگوری — مانسہرہ

- اللہ تعالیٰ کے جس بندے کے ہاتھ پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوئے اسے دوزخ کی آگ نہیں چھو سکتی۔
- دو آنکھوں کو دوزخ کی آگ نہیں چھوئے گی ایک وہ جو خدا کے خوف سے اشکبار ہوئی دوسری وہ جس نے اللہ کی راہ میں پہرہ دیا۔
- تم میں سے کسی کا اللہ کی راہ میں اٹھ کھڑا ہونا، اپنے اہل و عیال میں بیٹھ کر ستر سال عبادت کرنے سے بہتر ہے۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ جو شخص اونٹنی کے دودھ دینے کی مدت برابر بھی اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا اس کے لئے جنت واجب ہو جائیگی
- جہاد جاری ہے جب سے اللہ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے اور جاری رہے گا۔ حتیٰ کہ میری امت کا آخری شخص دجال سے لڑے گا۔ اس جہاد کو کسی ظالم کا ظلم اور کسی عادل کا عدل منسوخ نہیں کر سکتا۔
- اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے میری خواہش ہے کہ میں اللہ کی راہ میں لڑوں اور مارا جاؤں، پھر لڑوں اور پھر مارا جاؤں، پھر لڑوں اور پھر مارا جاؤں (یعنی ہر شہادت کے بعد دوبارہ زندگی نصیب ہوتی جائے تاکہ پھر شہادت نصیب ہو جائے)
- ایک اور کام ہے جس کی بدولت اللہ تعالیٰ ایک بندے کو جنت میں۔ دوسرے بندوں کی نسبت سو درجے بلند عطا فرمائے گا۔ اور ہر درجے کی دوسرے سے بلندی اتنی ہوگی۔ جیسے زمین سے آسمان کی ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسا کام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ کی راہ میں جہاد۔ اللہ کی راہ میں جہاد۔ اللہ کی راہ میں جہاد"۔
- جس نے نہ جہاد کیا۔ نہ مجاہد کو سامان مہیا کیا اور نہ مجاہد کے اہل و عیال کی نیک نیتی سے دیکھ بھال کی وہ قیامت کے روز شدید آفت سے دوچار ہوگا

سیدنا عثمان غنیؓ

حضرت عبدالرحمان بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت جیش عسرہ (غزوہ تبوک) کے لئے ضروریات کا انتظام اور سامان کر رہے تھے، تو عثمان اپنی آستین میں ایک ہزار دینار (اشرفیاں) لے کر آئے اور وہ حضورؐ کی گود میں ڈال دیں (عبدالرحمان بن سمرہ کہتے ہیں) میں نے دیکھا حضور ان اشرفیوں کو اپنی گود میں الٹ پلٹ رہے ہیں اور آپ نے دو مرتبہ فرمایا "ما ضرّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ (یعنی آج کے دن کے بعد عثمان جو کچھ بھی کریں انکو کوئی ضرر اور نقصان نہیں پہنچے گا) (مسند احمد)

تشریح: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیش کی ہوئی اشرفیوں کو حضرت عثمان کے اور دوسرے لوگوں کے سامنے حضور کا اپنی گود مبارک میں الٹنا پلٹنا بظاہر اپنی قلبی مسرت کے اظہار کیلئے تھا۔

احسان کر کے اس پر احسان رکھنا

کسی پر احسان کر کے اس پر احسان رکھنا برا اور مذموم ہے۔ لیکن احسان رکھنے کے معنی یہ نہیں ہیں کہ اپنے محسن ہونے کا وسوسہ بھی دل میں نہ آئے اور محسن الیہ کی مخالفت اور عناد پر طبعاً رنج بھی نہ ہو بلکہ معنی یہ ہیں کہ اس کی مخالفت کے وقت اس کی ایذا رسانی کا عزم محض اس بنا پر نہ کرے کہ ہم نے اس کے ساتھ احسان کیا تھا اور اس کے احسان ماننے کی امید رکھی جائے اور طبعاً رنج ہونا یا اپنے محسن ہونے کا وسوسہ ہونا ایک طبعی اور لازمی امر ہے جس سے چارہ نہیں ہے لیکن بصورت مخالفت محسن علیہ کی ایذا رسانی کے درپے ہو جانا اور اسی طرح اس سے شکریہ کی امید رکھنا اور شکریہ پر اس کو لساناً یا حالاً مجبور کرنا اپنے اختیار میں ہے اور اس پر مواخذہ ہے گویا ماحاصل یہ ہے کہ اگر نفس میں اپنے محسن ہونے کا خیال پیدا ہو تو اس پر دوسرے امور اختیاریہ ایذا یا اظہار یا طلب شکریہ وغیرہ کو مرتب نہ کرے اور اس خیال کو اس طرح مٹا دے کہ واقع میں اس شخص کا احسان مجھ پر ہے کہ اس نے میرے ہدیہ وغیرہ کو قبول کر لیا جس سے میرا یہ ذخیرہ آخرت میں پہنچ گیا ورنہ اگر فقراء متفق ہو کر سب کے عطایا رد کر دیا کریں تو آخرت میں جمع کرنے کی کوئی صورت نہ رہے۔

رحمۃ للعالمین

مرسلہ ـــــ نصیر الدین ـــــ بھکر

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ "آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے"

پس جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جملہ عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے تو ثابت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت بھی جملہ عالمین کے لئے ہے۔

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ رحمت العالمین وہی وجود مبارک ٹھہرے گا جس نے ابن عالم بلکہ عالم در عالم کی بہبود و سرور، رفاہ و فلاح، خیر و فلاح، عروج و ارتقاء، صفا و بہا کے لئے بلا شائبہ غرض اور بلا آمیزش طمع اپنی مقدس تر زندگی کو صرف کیا ہو۔ جس نے بندوں کو خدا سے ملایا ہو جس نے الہٰی جلوہ انسانوں کو دکھایا ہو جس نے دل کو پاک، روح کو روشن، دماغ کو درست، طبع کو ہموار بنایا ہو۔

جس کی تعلیم نے امن عامہ کو مستحکم اور مصلحت عامہ کو استوار کیا ہو

جو غریبی و امیری، جوانی و پیری، امن و جنگ، اُمید وار ترنگ، گدائی و بادشاہی، مستی و پارسائی، رنج و راحت، حزن و مسرت کے ہر درجہ، ہر پایہ اور ہر مقام پر انسان کی رہبری کرتا ہو جس نے فلک کی بلندی، زمین کی پستی رات کی تاریکی، دن کی روشنی، سورج کی چمک، جگنو کی دمک ذرہ کی پرواز، قطرہ کی طراوت میں عرفان ربانی کی سیر کرائی ہو جس کی تعلیم نے درندوں کی چوپانی، بھیڑیوں کو گلہ بانی، رہزنوں کو جہاں بانی، غلاموں کو سلطانی، شاہوں کو اخوانی سکھائی ہو جس نے خشک میدانوں میں علم و معرفت کے دریا بہائے ہوں۔ جس نے سنگلاخ چٹانوں سے کتاب و حکمت کے دریا چلائے ہوں جس نے خود غرضوں کو محبت قومی کا درد مند بنایا ہو جس نے دشمنوں کو اپنا جگر بند ٹھہرایا ہو۔

وہ غریب کا محب، مسکین کا ساتھی، غلاموں کا محسن، یتیموں کا سہارا، بے آسروں کا آسرا، بے خانماؤں کا ماویٰ، مساوات کا حامی اخوت کا بانی، صدق کا منبع صبر کا معدن، خاکساری کا نمونہ، رحمت ربانی کا پتلا اولین انسان، آخرین رسولؐ

اگر رحمت اللعالمین اور ختم المرسلین کے لقب سے نہ ہوگا تو پھر ان جملہ صفات کے جامع کا اور کیا نام ہوگا۔ ہاں یہ تمام صفات صرف اور صرف اسی ہستی میں پیدا ہو سکتی ہیں جو کہ خاتم الانبیاء ہو۔ محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ، رسول عربی، حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی ان صفات کے حامل ہو سکتے ہیں اور یہ صفات بدرجہ اتم آپ میں موجود تھیں

(رحمۃ اللعالمین)

قادیانیوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے یہ کافی ہے کہ مرزا قادیانی میں تو ان صفات میں سے کوئی ایک صفت بھی نہیں۔

قادیانیوں کو چاہیئے کہ وہ ہوش میں آئیں مرزا دجال کو چھوڑ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سایۂ رحمت میں داخل ہو جائیں۔

نعوذ از بے وجہہ کفر کا مفہوم

فرمایا فقہاء نے جو فرمایا ہے کہ اگر ننانوے وجہ کفر کی ہوں اور ایک اسلام کی تو تکفیر جائز نہیں سے اکرام کا وہ مطلب جو نیچری وغیرہ سمجھتے ہیں تو دنیا میں کوئی کافر ہی نہ ہوگا کیونکہ ہر کافر میں کوئی نہ کوئی خوبی اسلام کی پائی ہی جاتی ہے مثلاً کوئی عقیدہ توحید کا، قیامت کا یا کوئی عمل یا عمل کا کچھ اخلاق سخاوت، مروت، رحم وغیرہ تو کیا اس سے اسلام کا حکم کیا جائے گا۔ سو فقہاء کی یہ مراد نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ اگر کسی قول یا فعل میں کفر کے ننانوے محمل متحمل ہوں اور ایک تاویل اسلام کی محتمل ہو تو اس تاویل پر حکم کریں گے۔ (کلمۃ الحق ص)

سبق آموز مزاحیہ حکایات ۔ مکمل تین حصے

صفحات ۱۱۲ سائز $\frac{20 \times 30}{8}$ قیمت دس روپے

حضرت حکیم الامت کے مواعظ اور ملفوظات سے منتخب کردہ مزاحیہ حکایات کا بیجا ذخیرہ جس کی ابتداء میں مرزا قادیانی دجال کی لوگوں کے ایمان لوٹنے کی پرفریب مزاحیہ حکایات بھی درج ہیں

عوام اور مبلغ ختم نبوت دونوں کے لئے عجیب تحفہ

ناشر: ادارۃ تالیفات اشرفیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان ... آباد

ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد ربوہ

۱۳، ۱۴ اکتوبر کو صدیق آباد (ربوہ) میں منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس یک روزہ ہوگئی۔ انشاء اللہ اس کی کارروائی ہم آئندہ کسی شمارے میں پیش کریں گے۔ ۱۴ اکتوبر کو بعد نماز جمعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس عمومی کا اجلاس ہوگا جس کی تفصیل بھی اسی پرچے میں پیش کی جائے گی۔ (ادارہ)

اخبار ختم نبوت

غداران اسلام اور دشمنان مسلمان

قادیانیوں سے بائیکاٹ کیا جائے

جھکڑ شاہ ضلع چک نمبر ۲۰۸ [illegible] روز کے [illegible] نوجوان نمائندہ جھکڑ کے پاس پہنچے اور کہا کہ ہمارے ہاں مرزائی دوکاندار ہیں جو مرزائیت کی تبلیغ بھی کرتے ہیں ہم نوجوان اگر تردید کرتے ہیں تو ہمارے خلاف ہو جاتے ہیں۔ ضلعی نمائندہ نے جمعہ کا وقت دیا وقت مقررہ پر پہنچے تو نوجوانوں کی کثرت قابل دید تھی۔ اردگرد کے چکوک کے سینکڑوں نوجوان اور بزرگ جامع مسجد پہنچ چکے تھے خطبہ جمعہ میں ڈاکٹر دین محمد فریدی نے فرمایا کہ قرآن ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ اس وحی پر ایمان لائیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی قرآن نے آپ کے بعد وحی کی نفی کر دی ہے مرزا غلام احمد نے آپ کے بعد وحی کے نزول کا دروازہ کھول دیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والا مرتد ہے۔ دور صدیقی میں اس کا فیصلہ ہو چکا ہے کہ مسیلمہ کذاب اور اس پر ایمان رکھنے والے چالیس ہزار کے لشکر کو صرف اسی وجہ سے تہ تیغ کیا گیا تھا۔ آج ہمارے ملک میں مرتد کی سزا قتل کا قانون نہیں ہے قادیانیوں کے ساتھ برتاؤ کرنا اسلام سے غداری ہے۔ آپ نے فرمایا کہ قادیانیوں کا اخلاق معروف ہے ان کے اخلاق کی جھلک دیکھنی ہے تو [illegible]

میں سر ظفر اللہ کی وزارت کے دور میں شہدائے ختم نبوت کے خون کو دیکھیں جس کے صدقہ میں ہم آج اسکو غیر مسلم قرار دینے میں کامیاب ہوئے اصطلاحات، نبی، علیہ السلام، صحابی، رضی اللہ عنہ، ام المومنین امیر المومنین، خلیفۃ المسلمین، کلمہ طیبہ، مسجد، اذان واقامت سے منع کر دیا گیا مولانا شجاع آبادی نے کہا کہ اس اہم فیصلہ کے بعد قادیانیوں نے مرحوم صدر کے خلاف وقتاً فوقتاً منصوبے بنائے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان ہفت روزہ ختم نبوت کی ۱۰ تا ۱۶ جولائی ۱۹۸۸ء کی اشاعت میں اداریہ نوٹ میں لکھا ہے کہ مباہلہ کا چیلنج نہیں صدر ضیاء کے لئے خطرے کی گھنٹی ہے اس نوٹ میں صدر ضیاء سے متعلق قادیانی منصوبوں کی نقاب کشائی کی گئی ہے انہوں نے کہا کہ تفتیشی ٹیمیں جہاں اور جن موضوعات پر غور و فکر اور تحقیق و تفتیش کر رہی ہیں وہاں ہفت روزہ ختم نبوت [illegible] کے لئے نقطہ پر بھی توجہ فرمائیں۔ آخر میں مرحوم صدر اور

هُوالشافی ــــ افتخار الاطباء

○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء و طالبات کو خاص رعایت
○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کر لیں ○ عام طور پر حکماء امراض مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیئے گئے ہیں۔ الحمد للہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے
○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغہ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ

ختم نبوۃ

سابقہ: چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ ۱۹۳۵ء

الحاج قاری حکیم محمد یونس [ایم اے]

چشتی، نقشبندی، مجددی

رجسٹرڈ کلاس اے

اوقات مطب

موسم گرما، نماز ظہر تا نماز عشاء ۲ تا ۹ بجے۔ موسم سرما، نماز ظہر تا نماز عشاء ۱ تا ۸ بجے۔ جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے، نماز عصر تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت، ۵۶/او سرکلر روڈ نزد گنج منڈی راولپنڈی۔ فون ۵۵۱۶۷۵

ان کے رفقاء کی شہادت پر ان کے اہل خاندان سے تعزیت کی اور مرحومین کے لئے دعا مغفرت کی گئی مولانا شجاع آبادی نے مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ کے مبلغ مولانا غلام حسین کے برادر عزیز کے المناک قتل پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ مرحوم کے قاتلوں کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

مرزائی جھکڑ میں چل پھر نہ سکیں گے۔ مولانا نے ضلعی حکام کو متوجہ کیا کہ وہ مرزائیوں کی سرگرمیوں کا نوٹس لے۔

ختم نبوت یوتھ فورس

ایبٹ آباد کی باقاعدہ تشکیل

میری بڑی خواہش تھی کہ میں بھی ناموس رسالت کے لئے کوئی کام کر سکوں۔ خدا کا شکر ہے میری دعا خدا تعالیٰ نے سن لی۔ اور آج صوبہ سرحد کے ایک اہم شہر ایبٹ آباد میں ختم نبوت یوتھ فورس کے نام سے ایک پاکیزہ تنظیم وجود میں آگئی ہے جس کے عہدیدار یہ خادم ہیں۔ سرپرست اعلیٰ مولانا محمد ایوب صاحب خطیب جامع مسجد دھمتوڑ، سینئر نائب صدر حافظ عتیق الرحمان صاحب، دھمتوڑ، صدر دلدار گل جدون بانجرہ بھگواڑیاں، جنرل سیکرٹری غلام قادر اعوان کھولہ کہیال ایبٹ آباد، جائنٹ سیکرٹری شیخ ارشد محمود ملک پورہ، آفس سیکرٹری نعیم محمود کنج قدیم، سیکرٹری مالیات شاہد اقبال جھنگی قاضیاں، شاہد خان سیکرٹری نشر و اشاعت بانجرہ بھگواڑیاں کنوینر احمد ندیم قاضی جھنگی۔ یوتھ فورس کا مرکز کالج یوتھ فورس دھمتوڑ۔ یوتھ فورس کا کول ان فورسوں کے عہدیداروں کی رائے سے یوتھ فورس ایبٹ آباد کو مرکزی حیثیت دی گئی خدا کے فضل سے لوگوں نے یوتھ فورس کی رکنیت اختیار کرنی شروع کر دی ہے آپ کو رکنیت کے فارم نمونے کے طور پر بھیج رہے ہیں۔ یوتھ فورس کی تشکیل میں ایبٹ آباد کے تقریباً تمام علماء کرام اور گرد و نواح کے لوگوں نے بھی جذبہ ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ جس طرح قادیانی ایبٹ آباد میں اندر گراؤنڈ مختلف علاقوں میں گھس کر ختم نبوت کی چھقادیانی جماعت کی جڑیں مضبوط کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، اسی طرح ہم بھی ہر جگہ ان کا تعاقب کریں گے اب تک مرکزی یوتھ فورس ایبٹ آباد اور اس کی ذیلی شاخوں کو ملا کر رکنیت تقریباً سوا سو کو پہنچ گئی ہے اور ہر رکن قادیانیوں کے لئے ننگی تلوار کی حیثیت رکھتا ہے۔ مجلس

ارشاد نبوی

جہاد

جس نے جہاد نہ کیا۔ نہ مجاہد کو سامان مہیا کیا۔ نہ مجاہد کے اہل و عیال کی نیک نیتی سے دیکھ بھال کی۔ وہ قیامت کے روز شدید آفت سے دوچار ہوگا۔

عطیہ اشتہار:۔ از بندہ خدا

اخبار ختم نبوت

کو یہ بھی بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ ایبٹ آباد میں جتنے بھی مرزائی ہیں وہ سب کے سب مرزائی جماعت کے لئے ایک مرکز کی حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ لاہوری اور قادیانی اپنے منصب پانے کے لئے ایبٹ آباد سب سے مناسب شہر لگتا ہے۔ آج کل مرزائیت کے پرچار پر قادیانی جماعت کا ایک پروفیسر گورنمنٹ ڈگری کالج ایبٹ آباد میں مسلمان نوجوانوں کے ذہن خراب کرنے کے لئے دن رات مصروف ہے۔ اور پرنسپل ڈگری کالج ایبٹ آباد بھی اس کے خلاف اقدام اٹھانے پر مجبور ہے۔ یوتھ فورس ایبٹ آباد نے اس معاملے کی چھان بین کے لئے جب کالج کے پرنسپل سے ملاقات کی پرنسپل نے بتایا کہ میں نے اس مسئلہ پر پرپوزل بنا کر بھیجی ہے لیکن نہ جانے ایجوکیشن پشاور کے چیف سیکرٹری کے اس سے کوئی ذاتی مراسم تھے یا خفیہ طور پر کوئی بھاری قسم کے مرزائی نوازی کی سفارش پہنچ ہی آگئی کہ اس کے خلاف بجائے کاروائی کرنے کے اس کو مزید نئے عہدے سونپ دیئے گئے اور آجکل وہ انگلش ڈیپارٹمنٹ کا ہیڈ بننا چاہتا ہے حالانکہ اس سے سینئر مسلمان پروفیسر کالج میں موجود ہے۔ یوتھ فورس نے کمشنر ایبٹ آباد سے ملاقات کی لیکن اس نے کہا کہ آپ لوگ ڈی سی ایبٹ آباد سے ملیں جب ہم ڈی سی صاحب سے ملے تو انہوں نے مشورہ دیا کہ اس کے خلاف ایف آئی آر درج کرائیں ہم نے انتظامیہ سے اپیل بھی کی کہ آپ لوگ بحیثیت مسلمان ایک معلم کا کام ایک غیر مسلم مرزائی کو کیوں سونپ رہے ہیں۔ جو کہ ہماری نئی نسل کو گمراہ کر رہا ہے لیکن انتظامیہ نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ ہم صرف قانونی کاروائی کر سکتے ہیں۔ بہرحال اب ہم نے علماء کرام سے رابطہ مہم شروع کر دی ہے

خیر الفتاویٰ

مکتبۃ الخیر
جامعہ خیر المدارس
ملتان

سیدوالہ میں شہادت فاروق اعظمؓ پر جلسہ

انجمن تحفظ ختم نبوت سیدوالہ ضلع شیخوپورہ کے زیر اہتمام شہادت فاروق اعظم کے موضوع پر ایک جلسہ جامع فاروقیہ مسجد میں ہوا صدارت جناب مرزا قمر الدین صاحب نے کی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض خالد محمود شاہد نے سرانجام دیئے مقررین میں سے حضرت مولانا محمد جمیل صاحب اجمل نے مرزائیوں کے پردے چاک کئے۔ حضرت مولانا محمد احمد مجاہد نے شہادت فاروق اعظم بیان کی۔ جلسہ رات ساڑھے بارہ بجے اختتام پذیر ہوا۔

بقیہ: مولانا اسمٰعیل کٹکی

ملاقات ہوئی ہے؟

ج:۔ جی ہاں وہ میرے گہرے دوست تھے۔ وہ قصبہ سرگودھا میں تشریف لائے تھے اور میرے پاس پندرہ روز رہے۔ ہم دونوں کلکتہ میں حاجی گلزار صاحب کی دعوت پر قادیانیوں کے خلاف کام کیا ہے۔ آخری خط انہوں نے مجھے بھی آئی لینڈ سے بھیجا تھا ان کی ایک یادگار میرے پاس آج تک محفوظ ہے۔

س۔ فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات صاحب کے ساتھ آپ کا تعارف تھا؟

ج:۔ جی ہاں! مولانا بھی میرے دوست تھے میرے پاس سرگودھا تشریف لائے تھے۔ میں قادیان میں ان کے پاس ایک ماہ ٹھہرا تھا ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔

س:۔ کیا سر ظفر اللہ قادیانی کے بارے میں کوئی واقعہ آپ کو یاد ہے کہ وہ ہندوستان کبھی آیا ہو؟

ج:۔ جی ہاں! جناب فخر الدین احمد صدر جمہوریہ بھارت سے ایک مرتبہ میں نے سنا اور مولانا اسعد مدنی نے بھی مجھے یہ واقعہ سنایا کہ اندرا گاندھی کے دور میں سر ظفر اللہ نے ایک مرتبہ بھارت کا خفیہ دورہ کیا تھا۔ اندرا گاندھی سے اس نے ملاقات کی تھی۔ اس نے اندرا گاندھی کو کہا تھا کہ آپ ہمیں قادیان یا انڈیا میں ایسی جگہ دے دیں جہاں صرف ہمارا نظام چلے۔ اور اندرا خود مختار کا ہمیں حاصل ہو تو مسئلہ کشمیر کے حل میں جو مسودہ پیش کیا گیا تھا اس سے [illegible] ہو جاؤں گا کیونکہ وہ میں نے پیش کیا تھا معلوم نہیں اندرا گاندھی نے اس وقت کیا جواب دیا۔ صدر جمہوریہ بھارت جناب فخر الدین علی احمد سے جب اس سلسلے میں مشورہ کیا تو انہوں نے جواب میں کہا کہ آپ ہرگز ہرگز یہ غلطی نہ کریں ورنہ مشرق وسطیٰ سے آپ کا [illegible] کٹ جائے گا اور انڈیا کے مسلمان بھارت کے لئے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ معلوم نہیں اندرا نے ظفر اللہ کو کیا کہا مگر سر ظفر اللہ آنجہانی کی یہ اسکیم حل ہو گئی۔

بقیہ: معجزات

داخل تھا۔ باہر والے حصہ کو اس نے جلا کر خاک کر دیا۔ جب آگ دوسرے حصہ پر جو حرم میں داخل تھا پہنچی تو خود بخود بجھ گئی۔ قرطبی نے لکھا ہے کہ وہ آگ مدینہ سے ایک منزل کی دوری پر ظاہر ہوئی تھی۔ دریا کی طرح اس کی موجیں اٹھتی تھیں۔ اور اس کا اثر اتنی دور تک پہنچا کہ یمن کے گاؤں تک کو بھی جلا ڈالا۔ لیکن باوجود اس کے مدینہ کی جانب اس آگ سے ٹھنڈی ہوا نکل کر جاتی تھی۔

نسیم الریاض میں لکھا ہے کہ امام بن ابی طاہر علوی کے پاس حضورؐ کے موئے مبارک تھے جن کا قصہ یہ ہے کہ [illegible] والے حلب کے ایک امیر کے پاس جو علویوں سے بغض رکھتا تھا۔ ان بالوں کو بطور ہدیہ پیش کیا۔ امیر حلب نے ان بالوں کو بڑی عزت و تکریم سے قبول کیا اور علوی کی بھی معقول خدمت کی۔ ایک مدت کے بعد وہ علوی جب اس امیر کے پاس گیا۔ تو امیر حلب نے اس سے (علوی) [illegible] دے کر

بات بھی نہ کی۔ اور جیبیں بہ جبیں ہوا۔ علوی نے غصہ کا سبب پوچھا تو امیر نے بتایا کہ میں نے سنا ہے کہ جو بال تم لائے تھے وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب غلط طور پر منسوب کیے گئے ہیں۔ علوی نے کہا کہ ان بالوں کو منگوائیے چنانچہ بال لائے گئے اور آگ جلائی گئی۔ آگ میں بال ڈال دیئے گئے لیکن وہ بجائے جلنے کے اور بھی اچھے ہو گئے۔ یہ دیکھ کر امیر نے اپنی رائے تبدیل کی اور علوی کی پہلے سے زیادہ تعظیم اور منزلت کی یہ حضور کا معجزہ تھا کہ آگ نے بال پر اثر نہ کیا۔

بقیہ: مظلوم

لی نے بی نے نہیں آنا جو کوئی اب نبوت کا جھوٹا ڈھونگ رچائے گا وہ ایمان و دجال مشہور ہو نے آئے گا اس پاپی کپٹے کا حال مرزا قادیانی کی طرح عبرتناک ہو گا کہ اسی کے جھوٹ کی سیاہی اس کے چہرے پر سر عام مل دی جائے گی مظلوم انسان کے پاس ظالم کے ظلمت بچنے یا ظالم سے انتقام لینے کے لئے سب سے بڑا ہتھیار ہوتا ہے عقل مند و باشعور انسان ہتھیار کی تیز کاٹ سے لمحہ بچ کر رہنا چاہیے۔ محسن انسانیت کے وارثوں کے احسانات بھول کر بھی جواب کو گالیوں، الزاموں، تہمتوں کے زہر یلے تیر سے گھائل کر کے ان کی ہر بات کو تعصب و غرور کے نشہ میں دھت ہو کر ٹھکرا دے ابن خواہ مخواہ اپنی ہٹ دھرمی سے بد کرے وہ صرف وارث انبیاء یعنی علمائے کرام ہی کو ستاتا تڑپاتا نہیں بلکہ اللہ کے محبوب کو بھی اذیت پہنچاتا ہے اور جو بد بخت اور دون کلاس کمینہ محبوب خدا محسن انسانیت رحمۃ للعالمین حضرت محمد رسول اللہ کو تڑپائے ستائے۔ اسے شفاعت نبوی کی امید سے زیادہ قہار کے غضب سے خوف کھانا چاہیئے خداوند کریم ہمیں بزرگان دین کا پورا پورا ادب بھرپور کوشش سے ان کی خدمت کرنے کی توفیق بخشے اللہ ہمارے ان مسلمان بھائیوں کو باطل کے سازشی شکنجے سے جلد نکال دے جو اندھے ہو کر تاریکی میں بھٹکنے کی ضد اپنائے ہوئے ہیں۔ ہمیں تحفظ ختم نبوت کا الٰہی بنا کر اپنے نام پر فدا ہونے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

بقیہ: تاجدار ختم نبوت

رہی ہے۔ عمر میں اگرچہ حیوانی بھی شامل ہے مگر جوانی عمر کا ایک زریں حصہ ہے جس میں قوت کامل اور ہتھیار جوان ہوتی ہیں، اس کے بارے میں الگ سوال ہوگا کہ جوانی کہاں بوسیدہ کی۔ ذرائع آمدنی کیا تھے، حلال کہ حرام، کہاں خرچ کیا، اچھے کاموں میں یا برے کاموں میں جتنا علم تھا، اس پر کتنا عمل کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سوالات کے جوابات کی تیاری کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ: حضرت عمر فاروقؓ

(۹۷) جن کے بہشتی محل کو خواب میں خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مشاہدہ فرمایا۔

(۹۸) جن کو خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی میں بہشتی ہونے کی بشارت فرمائی۔

آخر کار اسلام کا یہ عظیم سپاہی یکم محرم الحرام ۲۴ھ کو دنیا سے رخصت ہوا اور ہمیشہ کے لئے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں گنبد خضراء میں سو گیا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و رضوا عنہ۔

حکومت کو چاہیئے کہ سرکاری طور پر حضرت عمرؓ کا دن منایا جائے اور ریڈیو وغیرہ میں آپ کے کارنامے نشر کئے جائیں۔

بقیہ: دماغی حالت

جی ہاں۔ آپ نے بالکل صحیح کہا، اسے ہی کہتے ہیں "دیوانے کی بڑ" اور اسی کے بارے میں ہے: "خو تھا چنا باجے گھنا"۔

رات عشا کی نماز کے بعد حضور جواب دعویٰ لکھنے بیٹھے اور مجھے حکم فرمایا کہ میں حضور کے مسودہ کو خوش خط لکھتا جاؤں ۔۔۔۔ اسی حالت میں رات گذر گئی اور صبح کی اذان ہو گئی۔ اس وقت اچانک حضرت صاحب کو دماغ میں تکلیف محسوس ہوئی جس سے لیٹ گئے اور بے ہوش ہو گئے"۔

جی جناب! اب فرمائیے مرزا کی دماغی حالت کے بارے میں آپ کا کیا فیصلہ ہے؟ اور پھر مرزا کے دعوے!

بقیہ: حضرت لقمانؑ

حول ہے۔

(۱۴) ہر کام کی بھلائی یا برائی پہلے سے سوچنا چاہیے۔

(۱۵) بزرگوں سے سخت بات کرنا یا خوش طبعی کرنا حماقت کی دلیل ہے۔

(۱۶) کسی غیبت ہرگز نہ کرنا۔ (غیبت زنا سے بھی بری چیز ہے۔

(۱۷) انگلیاں چٹخانا منع ہے کیونکہ ارباب تہذیب اس فعل کو معیوب سمجھتے ہیں۔

(۱۸) جمائی کے وقت منھ پر ہاتھ رکھنا۔ مکروہ آواز ہرگز نہ نکالنا۔

(۱۹) اللہ کا شکر کرو۔ کہ مہمان روزی اپنی کھاتا ہے لیکن دستر خوان تیرا ہوتا ہے۔

(۲۰) جو تمہاری قدر کرتا ہے۔ اس کی قدر کرنا تم پر لازم ہے۔

(۲۱) طلوع آفتاب تک سونا طبعاً و مذہباً ممنوع ہے۔

(۲۲) بزرگوں کے آگے آگے مت چلو، کیونکہ یہ خلاف ادب ہے۔

(۲۳) مہمان کے سامنے گھر والوں پر غصہ نہ کرو۔ شاید وہ سمجھے کہ میرے ساتھ کوئی ناراضگی ہے۔

(۲۴) مہمان سے کوئی کام کاج نہ لو۔ بلکہ صحیح طور پر اس کی خدمت کرو۔

(۲۵) زبان سے یا چشم ابرو سے کسی کی برائی نہ کرو۔ (چغلخوری کی بہت وعید آئی ہے)

اللہ جل شانہٗ ہم تمام مسلمانوں کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق نصیب کرے اور خاتم النبیین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اپنانے اور اس پر عمل کرنے کی طاقت و ہمت نصیب فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

★★★★

حکیم زماں حضرت لقمان علیہ السلام

غلام فرید شاکر — کلور کوٹ

ہر شخص حضرت لقمان حلیم کے نام نامی اسم گرامی سے واقف ہے، اللہ جل شانہٗ نے قرآن شریف میں بھی آپ کا ذکر بڑی خوبی سے بیان فرمایا ہے۔ حق تعالیٰ نے آپ کو حکمت و دانائی عنایت فرمائی تھی۔ آپ مردِ سیاہ فام تھے اور نوبہ شہر جو حبش کے علاقہ میں واقع ہے، وہاں کے رہنے والے تھے۔ آپ کا شغل بکریاں چرانے کا تھا۔ ایک روز مجمع عام میں لوگوں کو اپنے کلمات حکمت کا فیض پہنچا رہے تھے کہ ایام جوانی کے ساتھیوں اور دوستوں نے پوچھا کہ اے لقمان تم ہمارے ساتھ بکریاں چرایا کرتے تھے۔ یہ حکمت کہاں سے سیکھی اور یہ مرتبہ کیسے ملا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے تین باتوں کی وجہ سے حکمت عطا فرمائی ہے (۱) ہمیشہ سچ بولنا (۲) بے فائدہ باتیں نہ کرنا۔ (۳) امانت میں خیانت نہ کرنا۔

آپ نے کسی مصلحت کی وجہ سے ایک شخص کی غلامی اختیار کر لی۔ پھر اس شخص نے ایک امیر کبیر آدمی کے ہاتھ آپ کو بیچ ڈالا۔ دن بھر اس کے کام وغیرہ کرتے رہتے، بعد نماز عشا آقا کو سلام کر کے علیحدہ جا کر عبادت الٰہی میں مشغول ہو جاتے۔ جب آدھی رات گذر جاتی تو اپنے آقا کو جگاتے اور فرماتے کہ اے آقا اس وقت رحمت الٰہی مغفرت کی طرف متوجہ ہے بندہ جو کچھ مانگے گا وہی عنایت کیا جائے گا اور اس کی بخشش کی جائے گی۔ آقا جواب دیتا ہے کہ اے غلام اللہ تعالیٰ غفور الرحیم اور قادر کریم ہے۔ سب بندگی بے بندگی والوں کو بخشتا ہے۔ یہ جواب سن کر حضرت لقمان واپس چلا جاتا اور پھر عبادت الٰہی میں مشغول ہو جاتا۔ صبح کے وقت پھر اپنے آقا کو جگاتا اور یاد الٰہی کی طرف دھیان دلواتا۔ مگر وہ حیلہ بنا کر کے خواب غفلت میں پڑا رہتا۔ اسی طرح کافی مدت گذر گئی۔ ایک مرتبہ اتفاقاً آقا نے حضرت لقمان کو کھیت میں جو بونے کو دیئے آپ نے جو بدل کر چنا بو دیا۔ کئی دنوں کے بعد آقا حضرت لقمانؑ کو ساتھ لے کر کھیت کو دیکھنے گیا تو جو کے بدلے یہ چنا اگا ہوا ہے۔ حیران و پریشان ہو کر پوچھنے لگا۔ لقمانؑ یہ چنا کہاں سے آ گیا ہے، ہم نے تو تمہیں جو بونے کو دیئے تھے، حضرت لقمانؑ نے کہا کہ کیا اللہ قادر کریم نہیں ہے کہ جو کو چنا بنا دے؟ کیا اس کو قدرت نہیں ہے۔ آقا بولا بے شک اللہ قادر کریم تو ہے مگر جو بونے سے چنا تو نہیں اگتا۔ حضرت لقمانؑ بولے اس بات کو اپنے حال پہ قیاس کر لے۔ جب تو غفلت کی نیند سوتا ہے تو جنت کا مزہ کیا پائے گا اور نیند کرنے سے تجھے جنت کیسے مل جائے گی۔ کسی نے سچ کہا ہے ؎

جیسا بیج بووے ویسا پھل پاوے

بووے درخت ببول کا تو آم کہاں سے کھاوے

پس اس حکمت کی بات سے آقا کو ہدایت مل گئی اور حضرت لقمان کو آزاد کر دیا۔ اور عبادت الٰہی میں مشغول رہنے لگا، آپ نے جو نصیحتیں اپنے صاحبزادے کو وقتاً فوقتاً فرمائی ہیں، وہ سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہیں۔ نمونہ کے طور پر چند نصیحتیں ذکر کی جاتی ہیں، تاکہ ان پر عمل کرنے سے دینی، دنیاوی اور اخروی فائدہ حاصل ہو سکے:۔

(۱) اے فرزند سب سے پہلے اپنے اللہ کی پہچان کر۔

(۲) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مت کر۔ (شرک بڑا ظلم عظیم ہے۔)

(۳) دوسروں کو نصیحت کرتا ہے پہلے خود عمل کر کے دکھا۔

(۴) بات سمجھ کر زبان سے نکال تاکہ بعد میں نہ پچھتانا پڑے۔

(۵) احمق اور نادان لوگوں کی صحبت سے اجتناب کر تو بھی ویسا ہو جائے گا۔

(۶) ہمیشہ عقلمندوں کی صحبت میں فائدہ پہنچتا ہے۔

(۷) عورتوں پر اعتماد نہ کر کیونکہ وہ ناقص العقل ہوتی ہیں۔

(۸) والدین کی خدمت اور اطاعت لازمی اختیار کر۔

(۹) کثرت رائے کی مخالفت نہ کرنا، مورد و لعن طعن جماعت متفقہ کا ہونا پڑے گا۔

(۱۰) رات کو جو بات کی جائے آہستہ کرنی چاہیئے کیونکہ رات کو کمزور کی آواز بھی دور تک پہنچ جاتی ہے۔

(۱۱) کم کھانا، کم سونا، کم بات کرنا کیونکہ زیادہ کھانے سے عبادت الٰہی میں سستی اور کاہلی پیدا ہوتی ہے زیادہ سونا نحوست اور بدبختی کی دلیل ہے، زیادہ باتیں کرنے سے عقل کم ہوتی ہے۔

(۱۲) عورتوں اور لڑکوں سے راز کی بات نہ کرنا کیونکہ ان دونوں سے اخفائے راز ناممکن ہے۔

(۱۳) کمینوں اور بدنسلوں سے فائدہ کی امید رکھنا

باقی صـ۲۹ پر

ختم نبوت زندہ باد
ہوالشافی
مطب صدیقی
تشخیص فارم منگانے کیلئے جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

اورنگی ٹاؤن انتظامیہ کا دلیرانہ تاریخی اقدام

ایک اور مرزائی سازشی اڈہ سیل کر دیا گیا

رپورٹ :۔ سعید الرحمٰن ثاقب

۲۹ جولائی کی شب، جب کراچی کے ایک لٹے پٹے علاقے اورنگی ٹاؤن کے غریب لوگ اپنے اپنے گھروں میں دبکے گہری نیندیں سو رہے تھے کہ اچانک مچھروں کی روایتی بھرمار کے ساتھ ہی ان بیچاروں پر، لندن کے مرزا طاہر احمد کی طرف سے مباہلہ کی دعوت بھی آن پڑی۔

قصبہ اورنگی کی ساخت اور یہاں کے باسیوں کا مزاج انتہائی حساس ترین واقع ہوا ہے اور شاید اسی لئے ہی ان شرپسندوں نے اپنی ہائی کمان کی ہدایت پر اس علاقے کو منتخب کر لیا تھا۔ عالم اسلام کے متفقہ اور تسلیم شدہ موقف کو ایک غیر مسلم اقلیت مرزائیوں کی طرف سے چیلنج کر کے ایک بار پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو متنازعہ بنانے کی اس کوشش کو اورنگی کا غریب مگر غیرت مند مسلمان برداشت نہ کر سکا اور اگلی رات کے چھا جانے سے پہلے ہی اس جھوٹ کے پلندے مرزائی پمفلٹ کو ایک نوجوان مسلمانوں سے واپس لینے لگا۔ قادیانی شرپسندوں کو اپنی خفیہ اسکیم ناکام ہوتی نظر آئی تو بوکھلا گئے اور اس نوجوان پر ہاکی اور بلوں سے حملہ کر دیا، فرید خان کے اس باہمت بیٹے کو زخمی حالت میں ہسپتال پہنچایا گیا وہ زخمی ہوا، مگر ناموس نبوت کی خاطر اس کے یہ گہرے زخم اسکی اور کی فتح کے نشان بن گئے۔ قادیانیوں کی اس شرانگیزی نے مسلمانوں میں غم و غصہ کی لہر پیدا کر دی اور پل بھر میں مسلمانوں کا مجمع، اجتماع اور پھر جلسہ جلوس کی شکل اختیار کر گیا۔ ہر شخص نے اپنے ذاتی اور جماعتی اختلافات کو پس پشت ڈال کر مجلس ختم نبوت سے آ قدم ملایا اور اس خانہ ضرار کو مسمار کرنے پر تل گئے لیکن مجلس کراچی کے سیکرٹری جنرل مولانا محمد انور فاروقی، مولانا عبد الرشید اور دیگر معززین نے آئینی قدم اٹھایا۔ اور زخمی نوجوان کے والد فرید خان کے ہمراہ مقامی تھانہ میں مرزا جہانگیر، عبد الماجد اور عطاء الرحمٰن کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی۔

تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸-سی کے تحت ایک دوسری ایف آئی آر بھی چوہدری اعجاز احمد، کوثر باجوہ، منور احمد اور عباس ستار کے خلاف کٹوائی گئی۔ بعد میں ڈسٹرکٹ و سیشن جج، جناب ظہیر احمد خان نے ان کی درخواست ضمانت مسترد کر دی۔ ۳۰ جولائی جمعہ کے روز قادیانیوں کی شرانگیزی کے خلاف احتجاجی جلسہ ہوا۔ نماز جمعہ سے فارغ ہوتے ہی ختم نبوت کے جاں نثار، پروانہ وار مقام جلسہ پہنچے۔ مولانا محمد انور فاروقی، جناب غلام مرتضیٰ رضوی، مولانا ابرار احمد رحمانی، حاجی حنیف طیب، پیر سید اکبر علی بخاری، مولانا عبد الرشید، مولانا عبد الرشید، مولانا شمس الحق، کونسلر، قاری عبد الحفیظ، مولانا عبد القادر سعیدی اور دیگر علماء نے خطاب کیا۔ دوسرا احتجاجی جلسہ جامع مسجد جامع مسجد المصطفیٰ میں ہوا۔ جس میں مذکورہ علماء کے علاوہ مولانا فیض اللہ آزاد اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے ممتاز راہنما احمد میاں حمادی کا پر مغز خصوصی خطاب ہوا۔ شاہی مسجد قائد عوام کالونی میں تیسرا احتجاجی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مندرجہ بالا علماء کے ہمراہ مولانا عبد القادر، حاجی محمد عبد اللہ اور حاجی محمد ایاز خاں نے بھی خطاب فرمایا اور عوام کی طرف سے علماء کو تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ چوتھا بڑا اجتماع جامع مسجد مقدس خیر کالونی میں ہوا جس سے مولانا ابو الطاف حسین شاہ، سماجی کارکن بدر خان اور مولانا عبد القہار نے خطاب فرمایا۔

بالآخر یہ طے کیا گیا کہ تمام مکاتب فکر کے علماء کا ایک نمائندہ اجلاس بلایا جانا چاہیئے۔ مقام اور وقت کے تعین کے ساتھ یہ تجویز موخر ہوئی اور ۲ جون شنبہ کو میس ہوٹل کراچی میں مقررین و مندوبین کی بھاری تعداد نے شرکت کی۔ مولانا مفتی احمد الرحمٰن، قاری شیر افضل، مولانا عبد السبحان قادری، مولانا محمد انور فاروقی، مفتی ظفر علی نعمانی، مولانا کوکب نورانی اکاڑوی، پیر سید اکبر علی شاہ، مولانا فیض اللہ آزاد، مولانا سید عظمت علی شاہ ہمدانی، مولانا نذر ولی خان، مولانا غلام محمد سیالوی، مولانا محمد عبد اللہ، مفتی محی الدین، مولانا شاہ حسین گردیزی، مولانا مولا بخش اسکندری، مولانا محمد اسعد تھانوی، جناب امجد تھانوی، غلام مرتضیٰ رضوی، قاری عبد الحفیظ کونسلر، قاری عبد الرشید، الطاف حسین شاہ اور دیگر زعماء کرام شریک ہوئے۔

مختلف مکاتب فکر کے ان نمائندہ معزز مقررین نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور مملکت پاکستان پر ایسے نازک ترین حالات میں کراچی جیسے دکھے ہوئے شہر خصوصاً اورنگی ٹاؤن کے علاقے میں قادیانیوں کی ایک اور اس منظم شرانگیزی کی بھرپور مذمت کی۔

ضلع انتظامیہ، عاشقان ختم نبوت کے جذبات اور تیور کو پہلے ہی بھانپ گئی اور فوراً ہی اس غیر قانونی مرزائی اڈے کو سربمہر کر دیا۔ علاقائی ایس۔ڈی۔ایم ملک محمد احسان۔ ڈی۔ایس۔پی محمد پرویز اور ایس ایچ او عابد حسین نقوی کا یہ اقدام عوام دوستی اور امن پسندی کا واضح ثبوت ہے، جنھوں نے مرزا اڈے کو سیل کر کے نقص امن و امان کے ایک بہت بڑے خطرے کو ٹال دیا ہے۔ ان کا یہ کارنامہ قابل تعریف و تقلید ہے۔ علاقائی انتظامیہ اس مستحسن اقدام پر مبارکباد کی مستحق ہے۔ اجلاس میں بھی ڈپٹی کمشنر ویسٹ جناب توقیر احمد، ایس۔ڈی۔ایم اورنگی جناب ملک محمد احسان، اور مقامی انتظامیہ کے دیگر احباب کے اس جرأت مندانہ اور بروقت اقدام کو مثالی قرار دیا گیا۔ بعد ازاں یہ پریس بیانیہ جاری کیا گیا:

"مختلف مکاتب فکر کا یہ نمائندہ اجلاس قادیانیوں کی ناجائز طور پر تعمیر کردہ عبادت گاہوں میں ہونے والی اسلام دشمن اور پاکستان دشمن سرگرمیوں کی شدید مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ چونکہ ایسے مراکز اسلام کے خلاف کام کر رہے ہیں، ان کو ختم کیا جائے۔ اسلام کی رو سے کسی مرتد کو تبلیغ کرنے کی قطعاً اجازت نہیں، اپنی عبادت گاہ کو مسجد کا نام دینے یا اسے مسجد کی طرز پر بنانے کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے۔ قادیانی اپنی عبادت کو نماز روزہ کہتے ہیں جو کہ آرڈیننس ۲۰ء کی رو سے انہیں اجازت نہیں ہے۔ آئین پاکستان کی کھلی خلاف ورزی پر مرزائیوں کو پوری پوری سزا دی جائے اور تمام کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو برطرف کیا جائے۔ مرزا طاہر احمد کو انٹرپول کے ذریعہ گرفتار کیا جائے۔ اور اس پر گستاخی رسول کے لئے موجودہ دفعات کے تحت مقدمہ چلایا جائے۔ ۲۹۸ء کی ترمیمات پر اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر عمل درآمد کیا جائے۔"

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

کیا آپکو معلوم ہے

تاج ربر انڈسٹریز ۱۹۶۲ سے اپنی مصنوعات دنیا کے کئی ملکوں کو برآمد کرتی ہے جس میں برطانیہ بھی شامل ہے

ہماری تمام مصنوعات حفظانِ صحت کے اصولوں پر تیار کردہ ہیں

اچھی طرح دیکھکر خریدیں ہینڈل پر
CANNON
اس طرح واضح چھپا ہوا ہے

کوئی بھی اچھا دکاندار گھٹیا یا جعلی مال فروخت نہیں کرتا اور اگر ایسا ہے تو وہ ملک اور آپ کا دشمن ہے

آٹومیٹک مشین پر تین طرفہ سیلوفین پیکینگ ضرور دیکھیں

کینن کی دیگر مصنوعات بھی طلب فرمائیں!

تاج ربر انڈسٹریز
معیاری مصنوعات کی تیاری میں ۵۰ سالہ تجربہ کار